

فَقَالَتْ اسْتَغْفِرُكُمْ مَا لَأَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُ أَنَّهُ لَيْسِ السَّعَادَةَ عَلَيْكُمْ وَمَدْنَاهَا ۝  
وَمُمْدِنَةُ كُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَيْتَنِينَ وَيَجْعَلُ لَكُمْ جَنَّتٍ وَيَجْعَلُ لَكُمْ الْهُدَى ۝  
”اور میں نے کہا کہ اپنے رب سے اپنے گناہ بخشاؤ اور معافی بائیو، وہ یقیناً براہمیتے والے،  
وہ تم پر آسمان کو خوب یہ سنا ہوا چیزوں دے گا اور تمہیں خوب پے در پے مال اور لاولاد میں ترقی  
دے گا، اور تمہیں بانات دے گا اور تمہارے لئے شہریں نکال دے گا“

# تَوْبَةُ وَاسْتِغْفَارٍ كَفْوَادٌ

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

تألیف

لِلْعَبْدِ الظَّعِيفِ وَكَاءِ الدَّذْنِ مُحَمَّد حَيَّات حافظ آبادی

ناشر

حَدَّالَكُوكُ الْسَّلَامِيَّةُ  
حافظ آباد

ڈسٹری بیوٹر



حَمَّانِ پَبِيلِ كِيشَزِ كَلَپِي



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اطْبِعُوا أَلٰهَهُ  
وَاطْبِعُوا رَسُولًا

جَمِيعَ الْعِبَادَاتِ إِلَيْهِ يَرْجِعُونَ

# مُدْعَى الْأَبْرِيْرِي

کتاب و متنی دینی پاپیلے دلی / دینی اسنادی اپنے لاب سے 12 جنوری 2020

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و متن ڈاٹ کام پر مستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلسِ حقیقۃ النّشانِ الْمُحَمَّدی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعویٰ مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

### تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے  
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرہن سے خرید کر تبلیغ دین کی  
کاؤشوں میں بھر پور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈ نگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے  
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

- ✉ KitaboSunnat@gmail.com
- 🌐 www.KitaboSunnat.com

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)



جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ذکاء اللہ بن محمدیات ..... تالیف  
 مارچ 2011 ..... پہلائیہ شن  
  
 ناشر ..... تعداد  
 1100 ..... لا ہور: دارالسلام شوروم 7232400، مکتبہ قدوسیہ 7230585، مکتبہ سلفیہ 7237184، تعمانی کتب خانہ 7321865

ہماری مطبوعات مندرجہ ذیل اداروں سے مل سکتی ہیں

- ☆ لا ہور: دارالسلام شوروم 7232400، مکتبہ قدوسیہ 7230585، مکتبہ سلفیہ 7237184، تعمانی کتب خانہ 7321865
- ☆ کراچی: دی یک ڈسٹری یوزر 7787137، مکتبہ دارالقرآن 2632572، علمی کتاب 2628939
- ☆ راہنمندی: تجھیات طیبہ 5535168، ☆ اسلام آباد: المسعود اسلامک بکس 2261356
- ☆ فیصل آباد: مکتبہ اسلامیہ 6312004، مکتبہ الحدیث 2629292
- ☆ حیدر آباد: مکتبہ دعوت السنفیہ 0333-2607264 و دارالفنون اسلامی 03215216287

ڈسٹری بیوٹر



موباکل نمبر : 0333-3030804

فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْكُمْ أَهْلَكَ اللَّهُ كَانَ طَلَابَكُمْ لِوَسِيلَ السَّنَاءَ غَلَبَكُمْ مَعْذَنَةَ الْأَهْلَاءِ  
فَلَمَّا رَأَتُمُوهُمْ يَأْتِيُونَكُمْ وَيَقْتَلُوكُمْ فَيَقْتَلُوكُمُ الْأَهْلَاءُ  
أَمَدْشِي لِيْجَمَا كَاسِبَيْرَبْ سَائِيْلَهَمْ (أَوْرَهَمَيْ) أَوْرَهَمَيْ بَلْهَمْ (أَوْرَهَمَيْ)  
وَهُمْ أَهْلَكُمْ بِرَحْمَاتِهِمْ كَمَا أَهْلَكُوكُمْ كَمَا أَهْلَكُوكُمْ خَوْبَ پَرْپَهَ مَالَ أَوْرَهَمَيْ بَلْهَمْ  
كَمَا أَهْلَكُوكُمْ بِرَحْمَاتِهِمْ كَمَا أَهْلَكُوكُمْ بِرَحْمَاتِهِمْ كَمَا أَهْلَكُوكُمْ بِرَحْمَاتِهِمْ

# تَوْبَهُ وَاسْتِعْفَارُ كَهْ فَوَادُ

تألِيف

العبد الضعيف <sup>بِهِ</sup> فَكَاهَ اللَّهُ كَاهَ مُحَمَّدَ حَيَاتَ حَانَهَ آبَادِي  
إِلَى اللَّهِ الْعَزِيزِ فَكَاهَ اللَّهُ كَاهَ مُحَمَّدَ حَيَاتَ حَانَهَ آبَادِي

ناشر

كَاهَ اللَّهُ كَاهَ الْإِسْلَامِيَّةُ  
حافظ آباد

ڈسٹری بیوٹر



محكم دلائل و برایین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ



## فہرست مظاہین

۱۰	.....	۱۔ حرفے چند
۱۶	.....	۲۔ گزارشات حافظ آبادی
۱۸	.....	۳۔ اظہار تکر
۲۰	.....	۴۔ توبہ کی لغوی تعریف
۲۰	.....	۵۔ توبہ کی اصطلاحی تعریف
۲۰	.....	۶۔ استغفار کی لغوی تعریف
۲۱	.....	۷۔ استغفار کی اصطلاحی تعریف
۲۱	.....	۸۔ توبہ و استغفار میں فرق
۲۱	.....	۹۔ توبہ کی شرائط
۲۱	.....	۱۰۔ پہلی شرط
۲۲	.....	۱۱۔ دوسری شرط
۲۳	.....	۱۲۔ تیسرا شرط
۲۳	.....	۱۳۔ توبہ و استغفار کی اہمیت قرآنی آیات کی روشنی میں
۲۳	.....	۱۴۔ پہلی آیت
۲۳	.....	۱۵۔ سبع سے مراد کیا ہے
۲۳	.....	۱۶۔ زندگی کے آخری ایام میں آپ ﷺ کے استغفار کی کیفیت
۲۵	.....	۱۷۔ دوسری آیت
۲۷	.....	۱۸۔ تیسرا آیت
۲۷	.....	۱۹۔ سعادت دارین (دینا و آخرت) کے حصول کے اسباب
۲۸	.....	۲۰۔ چوتھی آیت

## توبہ و استغفار کی فوائد

۲۹	.....	۲۱۔ پانچوں آیت
۲۹	.....	۲۲۔ چھٹی آیت
۳۰	.....	۲۳۔ فرائیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں
۳۰	.....	۲۴۔ امام الانبیاء ﷺ کا دن میں سو یا ستر مرتبہ استغفار کرنا
۳۱	.....	۲۵۔ ہر گناہ کے بعد استغفار کی تاکید
۳۲	.....	۲۶۔ عبادت الحسین میں استغفار کا اہتمام
۳۵	.....	۲۷۔ نماز کے اختتام پر استغفار کا اہتمام
۳۵	.....	۲۸۔ چہلی حدیث
۳۶	.....	۲۹۔ دوسری حدیث
۳۶	.....	۳۰۔ تیسرا حدیث
۳۶	.....	۳۱۔ صحابی رسول ﷺ کا بوقت وفات استغفار کی استدعا کرنا
۳۷	.....	۳۲۔ مجالس میں کثرت استغفار کا اہتمام
۳۷	.....	۳۳۔ قضاۓ حاجت سے فراغت پر استغفار کا اہتمام
۳۸	.....	۳۴۔ ایک ایکال اور اس کا زالہ
۳۸	.....	۳۵۔ تدقین میت سے فراغت پر استغفار کا اہتمام
۳۹	.....	۳۶۔ ہمارا اللہ تواب ہے
۴۰	.....	۳۷۔ تواب کے کہتے ہیں؟
۴۰	.....	۳۸۔ چہلی آیت
۴۱	.....	۳۹۔ دوسری آیت
۴۲	.....	۴۰۔ تیسرا آیت
۴۲	.....	۴۱۔ چوتھی آیت
۴۳	.....	۴۲۔ پانچوں آیت

۳۲	..... ۳۲۔ چھٹی آیت
۳۳	..... ۳۳۔ ساتویں آیت
۳۳	..... ۳۴۔ آٹھویں آیت
۳۴	..... ۳۵۔ نویں آیت
۳۵	..... ۳۶۔ تو بد استغفار الہ ایمان کی مفت
۳۵	..... ۳۷۔ پہلی آیت
۳۶	..... ۳۹۔ مفسرین کے اقوال
۳۸	..... ۴۰۔ دوسری آیت
۳۸	..... ۴۱۔ تیسرا آیت
۳۹	..... ۴۲۔ لعنت سے بچنے کا ذریعہ
۳۹	..... ۴۳۔ لعنت کی تعریف
۴۰	..... ۴۴۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کے لعنت بیجینے کا حکم
۴۰	..... ۴۵۔ کتناں علم بہت بڑا گناہ ہے
۴۲	..... ۴۶۔ تو بہ کرنے والے اللہ کے محیوب ہیں
۴۳	..... ۴۷۔ پہلی آیت
۴۳	..... ۴۸۔ دوسری آیت
۴۴	..... ۴۹۔ پہلی حدیث
۴۵	..... ۵۰۔ دوسری حدیث
۴۵	..... ۵۱۔ تیسرا حدیث
۴۶	..... ۵۲۔ فلاح و کامیابی کا ذریعہ
۴۶	..... ۵۳۔ فوائد
۴۶	..... ۵۴۔ حصول بخشش کا ذریعہ

## توبہ و استغفار کے نوائد

8

۵۶	.....	۲۵۔ پہلی آیت
۵۹	.....	۲۶۔ دوسری آیت
۶۰	.....	۲۷۔ تیسرا آیت
۶۰	.....	۲۸۔ چوتھی آیت
۶۱	.....	۲۹۔ پانچویں آیت
۶۲	.....	۳۰۔ پہلی حدیث
۶۳	.....	۳۱۔ دوسری حدیث
۶۴	.....	۳۲۔ تیسرا حدیث
۶۴	.....	۳۳۔ چوتھی حدیث
۶۵	.....	۳۴۔ پانچویں حدیث
۶۵	.....	۳۵۔ چھٹی حدیث
۶۵	.....	۳۶۔ جہنم سے آزادی کا ذریعہ
۶۵	.....	۳۷۔ پہلی آیت
۶۶	.....	۳۸۔ دوسری آیت
۶۷	.....	۳۹۔ تیسرا آیت
۶۸	.....	۴۰۔ حصول رزق کا ذریعہ
۶۸	.....	۴۱۔ پہلی آیت
۶۸	.....	۴۲۔ مفسرین کے اقوال
۷۱	.....	۴۳۔ دوسری آیت
۷۱	.....	۴۴۔ مفسرین کے اقوال
۷۲	.....	۴۵۔ تیسرا آیت
۷۲	.....	۴۶۔ مفسرین کے اقوال

۷۵	..... ۸۷۔ ذریعہ اجر و طواب
۷۵	..... ۸۸۔ رضاۓ الہی کے حصول کا ذریعہ
۷۶	..... ۸۹۔ بلندی درجات کا ذریعہ
۷۷	..... ۹۰۔ حصول جنت کا ذریعہ
۷۷	..... ۹۱۔ توبہ نصوح کے کہتے ہیں
۷۸	..... ۹۲۔ فائدہ
۷۸	..... ۹۳۔ دل کی صفائی کا ذریعہ
۷۹	..... ۹۴۔ دکھوں کا علاج
۸۰	..... ۹۵۔ برائیاں نیکیوں میں تبدیل
۸۱	..... ۹۶۔ توبہ استغفار کے متعلق صحابہ کرام <small>رض</small> کے فرمودات
۸۲	..... ۹۷۔ توبہ و استغفار کے متعلق علماء امت کے اقوال
۸۳	..... ۹۸۔ سید الاستغفار

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## حرف چند

الحمد لله العزيز الوهاب ۵ غافر الذنب و قابل التوب شديد العقاب ۵  
والصلوة السلام على نبينا محمد الذى اوتى الحكمه وفصل الخطاب  
۵ وعلى آله وصحبه الذين امنوا بالله ورسوله والكتاب وائلئك هم  
اولو الباب ۵ وعلى من تبعهم باحسان الى يوم الحساب - اما بعد!

یہ حقیقت ہے کہ ہر انسان خطا کا پڑلا ہے، کوئی بھی پارسائی اور پاک دینی کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ تمام اولاد آدم (ماسوائے حضرات انبیاء کرام) سے گناہوں، خطاؤں اور غلطیوں کا سرزد ہونا ممکن ہے لیکن سب سے بہترین انسان وہ ہے جو غلطی اور پاپ کرنے کے بعد عامت کا اٹھار کرتا ہے، اپنے خالق حقیقی کے در پر آکر دو چار آنسو گراتا ہے اور اپنے مالک کے سامنے گڑگڑاتے ہوئے صدق دل سے توبہ و استغفار کرتا ہے۔ ایسا انسان سب سے بہترین ہے جیسا کہ تغیر امن وسلامتی محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”کل ابن آدم خطاء ، و خير الخطاين التوابون“

[ترمذی (۲۴۹۹)، ابن ماجہ (۴۲۵) فی الزهد عن انس و مسنده حسن]

”آدم کا ہر بیٹا گناہ کا رہے اور گناہ کا روں میں سب سے بہترین وہ ہیں جو کثرت سے توبہ و استغفار کرتے ہیں۔“

اللہ الرحمٰن کو منانا بہت ہی آسان ہے، دنیا دار کوئی ناراض ہو جائے اسے راضی کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

ماں باپ، بہن بھائی تالاں ہو جائیں، ان کی منت سماجت کرنا انتہائی دشوار ہے۔ دوست و احباب عزیز و اقارب منه پھیر لیں انھیں خوش کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ وقت کا بادشاہ

دست شفقت کچھ لے، اسے رضامند کرنا انتہائی مشکل ہے۔ فوج کا کماٹر رخصے وہ جائے اس کا غصہ  
ٹھنڈا کرنا مشکل ہوتا ہے۔

الغرض اس جہان رنگ و بومی بننے والے خاکی حضرات کو منانا تو مشکل ہو سکتا ہے لیکن مالک  
ارض و سماء، خالق کل کائنات، حاکم اعلیٰ، مدبر عظیم اور ا Razq جہان اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا مشکل نہیں ہے  
۔ کیونکہ وہ رب العالمین ہے۔ جس کی عظیم صفات میں غفار، تواب، وحاب، غفور الرحیم اور الرحیم  
نمایاں صفات ہیں۔

جس نے اپنی عظیم کتاب قرآن مجید فرقان حمید میں اعلان فرمایا ہے:

**نَبِيٌّ عَبَادُى اُنْتَ آتَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔ (الحجر: ۳۹)**

”میرے بندوں کو خبر دے دو کہ میں تو بہت ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہوں۔“

وہ اللہ عز و جل تو اتنا شفیق اور مہربان ہے کہ اس کی رحمت و بخشش کے دروازے ہر وقت، ہر گھری  
کھل رہتے ہیں۔ کوئی پالپی اس کے در پر آبیدہ ہو کر تو دیکھے کہ وہ ذات کس قدر رحم و کرم کرنے والی اور  
رحمت و مغفرت کے دریا بھانے والی ہے۔

بندہ مسلم اس کے سامنے دامن پھیلا کر توبہ و استغفار تو کرے پھر دیکھنا اس کی رحمت کاملہ کس طرح  
جو ش میں آتی ہے؟ ایک مرتبہ بندہ اپنے مالک و خالق کے سامنے عاجزی و اکساری کر کے تو دیکھے کہ وہ  
کس طرح اپنے بندے کو معاف کرتا ہے۔

مولائے کریم کا ارشاد گرامی ہے:

**وَمَنْ يَعْمَلْ سُوًى أَفْيَظُلُمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَعْلَمُ اللَّهُ غَفُورُ الرَّحِيمُ**

”جو شخص برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے استغفار کرے تو وہ اللہ کو بخشنے والا، مہربانی

کرنے والا پائے گا۔“

بندہ توبہ تو کرے پھر دیکھیں اللہ غفار و تواب بندے کی توبہ کیسے قول فرماتا ہے؟

محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالیٰ شان ہے:

”ان العبد اذا اعترف ثم تاب ، تاب الله عليه“ [صحیح بخاری ، رقم الحدیث (4141)]

”پیش بندہ جب اعتراض (جرم) کر کے توبہ کرتا ہے تو پھر اللہ تبارک و تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتی ہے۔“

اللہ تعالیٰ تو ایسا معمود برحق ہے کہ بندہ کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے۔ رب ذوالجلال والا کرام کی خوشی کی مثال رسول امین ﷺ نے اپنی حدیث مبارکہ میں دی ہے جس کا مفہوم پیش خدمت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کو اپنے بندے کی توبہ کرنے پر اس شخص کی خوشی سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جو ایک سواری پر سوار ہے، اس کا راشن پانی، روٹی وغیرہ سواری پر باندھا ہوا ہوتا ہے۔ وہ چیل میدان میں سفر کرتا جا رہا ہے، سفر کرتے کرتے دور دراز جا کر اپنی سواری کو کسی درخت کے ساتھ باندھ کر خود درخت کے شیخ مجو استراحت ہو جاتا ہے۔ سونے کے بعد جب اس کی آنکھ کھلتی ہے تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کی سواری عاشر ہے یہ آدمی پریشان ہو جاتا ہے۔ پریشانی کے عالم میں سواری کو تلاش کرنا شروع کر دیتا ہے، کبھی واپس طرف بجا گتا ہے، کبھی باسیں طرف جاتا ہے۔ جویں پریشانی میں ادھر ادھر بجا گتا پھرتا ہے۔ چیل میدان ہے، کوئی بستی نہیں، کوئی آبادی نہیں، کوئی بندہ تاحد نہ نظر نہیں آتا، بے چارہ اکیلا ہی چیل میدان کا چکر لگانا پھرتا ہے۔ اب وہ نامید ہو کر دوبارہ درخت کے شیخ آکر لیٹ جاتا ہے، لبی تان کر سو جاتا ہے۔ اچاک اس کی آنکھ کھلتی ہے، کیا دیکھتا ہے کہ اس کی سواری سامان سفر سمیت اس کے پاس کھڑی ہے۔ جب اس نے دیکھا تو اس کی خوشی کی انتہائی رہی۔ اتنا خوش ہوا کہ خوشی سے حواس باختہ ہو گیا، اپنی زبان پر کنڑوں نہ کرسکا، اپنے آپ پر قابو نہ پاسکا، خوشی کے مارے ایک فاش غلطی کر بیٹھا اس کے مند سے یہ الفاظ نکلے:

”اللهم انت عبدی و أنا ربك“ [بخاری (۶۳۰۹) مسلم (۲۷۴۷)]

”اے اللہ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں۔“

جتنی اس آدمی کو اپنی سواری ملنے پر خوشی ہوئی۔ مولائے کریم کو اس سے کئی گناہ بڑھ کر اس وقت خوشی ہوتی ہے جب بندہ اس کے سامنے توبہ و استغفار کرتا ہے۔ اپنے گناہوں کی معافی طلب کرتا ہے۔ جس ماں کا لخت جگر گم ہو کر دوبارہ مل جائے، اس کی خوشی دیدنی ہوتی ہے۔ وہ خوشی کے

مارے پھولی نہیں ساتی۔ لیکن میرے مالک و خالق کی خوشی اس ماں سے بھی کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ جب کوئی شخص اس کے در پر آ کر گرتا ہے۔ اس کی چوکھت پر جین بنیاز رکھ کر روتا ہے، کرلاتا ہے، آہ دہنا کرتا ہے اور سکیاں بھر بھر کر اپنے معیود حقیقی کو راضی کرنے کی کوشش دجتو کرتا ہے تو میرا اللہ سے معاف کر دیتا ہے۔

قرآن مقدس میں اللہ جل جلالہ نے متعدد مقامات پر توبہ و استغفار کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ جس سے توبہ و استغفار کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔ خود پیغمبر عظیم محمد ﷺ (فداہ ابی و ابی) دن میں ستر سے سو مرتبہ توبہ و استغفار کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ اور انہی امت کو بھی توبہ و استغفار کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا إِلَى اللَّهِ فَإِنَّ أَنْتُمْ مِنَ الْمَرْءَةِ)

اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو بیک! میں دن میں سو مرتبہ اللہ سے توبہ کرتا ہوں۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث ۲۷۰۲)

جب اللہ غفور الرحیم نے بار بار توبہ و استغفار کرنے کا قرآن حکیم میں حکم فرمایا ہے اور مخصوص عن الخطاء پیغمبر ﷺ دن میں سو مرتبہ توبہ و استغفار کا التزام کرتے تھے تو ہمیں گناہ گاروں کو بالا لوٹی توبہ و استغفار کا اہتمام کرنا چاہیے۔ کیونکہ ہم گناہوں کی پر خطر جھاڑیوں میں امحقے ہوئے ہیں لہذا ہمیں خالق کائنات سے زیادہ ذرنا چاہیے اور توبہ و استغفار کو پاشعار بنا لیتا چاہیے۔ اگر ہم میں سے کوئی غلطی اور گناہ کا ارتکاب کر بیٹھے تو اسے رحمت الہی سے نا امید نہیں ہوتا چاہیے۔ رب کی رحمت تو وسیع ہے خود اللہ تعالیٰ نے نا امیدی سے منع فرمایا ہے۔ ارشادِ بانی ہے :

هُقُلْ يَا عِبَادِيَ الْيَقِنَ أَسْرَفُوا عَلَىَ الْفُسُسِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ (الزمر: ۵۳)

کہہ دیجیے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو جاؤ۔

آج ہمارا معاشرہ تباہی اور بر بادی کے دہانے پر کھڑا ہے، گناہوں پر گناہ ہو رہے ہیں فاشی دعیریانی، بد کاری اور دیگر شیطانی امور عروج پر ہیں اللہ عز وجل کے احکام و فرائض کی مطلق پرواہ نہیں

ہے۔ رب تعالیٰ کی حదود کو بے دردی سے پامال کیا جا رہا ہے۔ قرآنی تعلیمات کو طاق نیاں بنادیا گیا ہے۔ اطاعت رسول ﷺ برائے نام رہ گئی ہے۔ ہر طرف بد عملی اور نافرمانی کا دور دورہ ہے۔ یاد رکھیے! جب لوگ اللہ کی نافرمانیوں کو اپنا وظیرہ عمل بنایتے ہیں، گناہوں میں مگن ہو جاتے ہیں تو پھر مکافات عمل کے طور پر لوگوں پر آفات ارضی و سماوی کا نزول ہوتا ہے تاکہ لوگ آفات دیکھ کر گناہوں سے بازا آ جائیں اور اپنے گناہوں سے توبہ و استغفار کر لیں۔

آج ہمارا اطمینان عزیز زلزلوں، سیلا بلوں، قحط سالیوں اور بد امینیوں کا شکار ہے جس کی بنیادی وجہ رجوع الی الکتاب والسنۃ، خشیت الہی، تقوی شعاری، اثابت الہی اور توبہ و استغفار کا فقدان ہے۔ اگر ہمیں امن و امان، سکون و اطمینان اور سلیمانی مطلوب ہے تو پھر ہمیں رجوع الی القرآن والحدیث کے ساتھ ساتھ توبہ و استغفار کا اہتمام کرنا ہو گا اور تعلق پاہنہ کو مضبوط کرنا ہو گا۔ اس لئے لازمی اور ضروری ہے کہ ہم توبہ و استغفار کی اہمیت اور فوائد و ثمرات کی پہچان حاصل کریں۔ زیر نظر رسالہ "توبہ و استغفار کے فوائد" اسی موضوع کو اجاگر کرنے کیلئے تصنیف کیا گیا ہے۔ مجھے ہمارے دینی بھائی محترم المقام مولانا ذکاء اللہ بن محمد حیات حافظ آبادی خط الشادادی "درس جامعہ اسلامیہ الحدیث صادق آباد" نے بڑی محنت اور عرق ریزی کے ساتھ تالیف فرمایا ہے۔ موصوف درس و مدرس کے ساتھ ساتھ تالیف و تصنیف میں ایک عمدہ ذوق و شوق رکھتے ہیں۔ محترم موصوف کے قلم سے اس سے پہلے "فوائد" و "صلوٰۃ و تحقیق و تجزیع شرح العقیدۃ الواطیۃ اردو" کے نام سے دو کتابیں منتظر ہو چکی ہیں اور مزید چند دیگر کتب ابھی زیر طبع ہیں ان کتب میں ایک کتاب "فوائد التوبہ والا استغفار" جو قارئین کرام کے سامنے ہے۔ "توبہ و استغفار کے فوائد" نامی یہ کتاب اپنے موضوع میں ایک مدل کتاب ہے جس میں لائق مولف نے توبہ و استغفار کی اہمیت اور فوائد کو واضح کرنے کیلئے قرآن و حدیث کی نصوص اور ائمہ و مفسرین کے اقوال مجددت کی صورت میں قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ محترم موصوف نے راقم ناجیز کو اس کتاب پر مقدمہ لکھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ اگرچہ راقم الحروف اس کے الٰ تو نہیں ہے لیکن اپنے بھائی کے اصرار پر چند نوٹے پھوٹے کلمات زیب قرطاس کر رہا ہے۔ مجھے امید و اثنی

## توبہ و استغفار کی فوائد

15

ہے کہ قارئین کرام اس کتاب سے بہت ضروری فوائد حاصل کر کے اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کی کوشش کریں گے۔ انشاء اللہ العزیز

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا گھووں کہ وہ مؤلف کتاب ہذا کے علم و عمل اور عمر میں پرکش عطا فرمائے۔ تاکہ وہ مزید اصلاح معاشرہ کیلئے اپنی قلم کروال دواں رکھیں اور یہ کتاب ان کی حثایت میں اضافے کا باعث بنائے۔ آمین یا رب العلمین

والله هو الموفق

کتبہ ۱

حافظ ریاض احمد عاقب الاثری

درس مرکز ابن القاسم الاسلامی

محمود کوٹ بوسن روڈ ملتان

## گزارشات حافظ آبادی

کو کہ انسان سے اصل مطلوب یہی ہے کہ اس کی ذات شریعت مطہرہ کی حقیقی تصویر اور اس کی آئینہ دار ہوارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا أَمْرُوا إِلَّا لِيَعْمَلُوا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقْسِمُوا الْصَّلَاةَ  
وَيُؤْتُوا الزَّكُوَةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقِيَمَةِ (المیمۃ: ۵)

اور انھیں اس کے سوا حکم نہیں دیا گیا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اس حال میں کہ اس کے لیے دین کو خالص کرنے والے ایک طرف ہونے والے ہوں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہی مضمبوط طرت کا دین ہے۔

یعنی اللہ پاک اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری میں رہ کر زندگی بسر کریں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ (محمد: ۳۳)  
اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ کا حکم مانو اور اس کے رسول کا حکم مانو اور اپنے اعمال باطل مت کرو۔

لیکن یہ انسان ناتوان کہ بسا اوقات اس سے ایسے اعمال و قوع پذیر ہوتے ہیں کہ جن میں باری تعالیٰ کے ابدی دشن اپنیں لھین کی خوشنودی کا غصر پایا جاتا ہے تو پھر ظاہر ہے کہ ایسے اعمال کرنے سے انسانی دل سیاہی کا مجرم ہی بنے گا نہ کہ نورانیت کی بجسم تصویر.....

اس کے باوجود کہ انسان اللہ بتارک و تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کے پہلو سے الگ ہو کر زندگی گزارتا ہے۔ اللہ رب العزت نے اپنے بندے کے لیے معافی کا دروازہ بند نہیں کیا بلکہ فرشتہ اجل کی آمد سے پہلے پہلے جب چاہے بارگاہ خداوندی میں حاضری دے کر اپنے دامن کو گناہوں سے صاف کرا سکتا ہے۔ ذرا سوچئے کہ اس کی کیا وجہ ہے؟

درحقیقت اللہ عزوجل اپنے بندے سے غایت درجہ محبت رکھتے ہیں اس لیے اپنے بندوں کو تامیدی کا پیغام نہیں دیا بلکہ فرمایا:

**﴿إذْ أَدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ (المومن: ٢٠)**

تم مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا

اور کہیں فرمایا:

**﴿لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ﴾ (ال Zimmerman: ٥٣)**

اللہ کی رحمت سے تامید شہ ہو جاؤ۔

اور کہیں بایں الفاظ اپنے بندوں کے لیے رحمت کے دریا بھائے:

**﴿لَهُبَّىٰ عِبَادُنِي إِنِّي آتَا الْفَقُورَ الرَّاجِيْمُ﴾ (الحجر: ٣٩)**

میرے بندوں کو خبر دے دیجئے کہ بے شک میں ہی بے حد تائشے والا نہایت رحم والا ہوں۔

اور کسی جگہ فرمایا:

**﴿فَإِنَّمَا قَرِيبُ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِي﴾ (المقرة: ١٨٦)**

تو بے شک میں قریب ہوں، میں پکارنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔

یہ تمام کی تمام آیات اسی بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اللہ رب العزت کو اپنے بندوں سے بڑی

محبت ہے اللہ تبارک و تعالیٰ: اپنے بندوں کو کس قدر اپنا محبوب رکھتے ہیں اس کا اندازہ آپ درج ذیل

حدیث قدی سے بھی لگا سکتے ہیں:

ارشاد نبوی ﷺ ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے بندوں تم ہو کہ رات دن خطا میں

کرتے ہو۔ اور میں ہوں کہ (تمہارے) گناہوں کو معاف فرماتا ہوں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں تم مجھ سے

بغسل ما نگوئیں تھیں معاف کروں گا۔ (مستدرک حاکم ، ح: ٧٦٨)

اور یہ بھی اللہ تبارک و تعالیٰ کی اپنے بندوں سے محبت کی علامت ہے کہ اس نے توبہ و استغفار جیسے

عملیں سب کو پیدا فرمایا: جسے اختیار کر کے گنہگار باری تعالیٰ اپنی خطا میں معاف کرو سکتے ہیں۔

جسے اختیار کر کے: دلوں پر گناہوں کی ایشوں سے دیوار کھڑی کرنے والے، دیوار اسود کو منہدم کر

سکتے ہیں۔

جسے اختیار کر کے: رزق کے طلب گاراپی جھولیاں خیر و برکت سے بھر سکتے ہیں۔

جسے اختیار کر کے: اولاد سے محروم لوگ اپنی آنکھوں اور راحت کا سلامان مہیا کر سکتے ہیں۔

جسے اختیار کر کے: لوگ اپنے دامن سے لپٹنی ہوئی یا یعنی کوئی بیویوں کی نورانیت میں تبدیل کر سکتے ہیں:

جسے اختیار کر کے: مھاتب و مشکلات میں جلا بندے رنج و الم سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

جسے اختیار کر کے: جہنم سے آزادی کا عزم رکھنے والے جنت کے بالا خانوں کے وارث بن سکتے ہیں۔

بشرطیک بندے بھی اس کی اطاعت و فرمائیداری میں زندگی بسر کریں۔

بس شرط صرف اتنی ہے کہ توبہ و استغفار ایسی ہو کہ جو دل کی اتحاد گھرائیوں سے نکلے تو بائیکی شہو

جیسا کہ بعد العدويہ نے کہا تھا:

إِسْتَغْفَارُنَا هَذَا يَحْتَاجُ إِلَى إِسْتِغْفَارٍ (روح المعانی، ۶۱:۲)

ہماری استغفار بھی حریم استغفار کا تھا جے۔

و اپنی بندہ جب اخلاص کے ساتھ توبہ و استغفار کرتا ہے تو باری تعالیٰ اسے ذییر سارے فوائد و ثمرات حطا فرماتے ہیں۔

وہ فوائد و ثمرات جو توبہ و استغفار کے بدلتے انسان کو ملتے ہیں: بندہ گھنکارے مختصر طور پر اس رسالہ میں ان کا تذکرہ کیا ہے اور اسی مناسبت سے اس کا نام بھی فوائد التوبہ والاستغفار کہا ہے۔

### اظہار تشکر

اگر میں اپنے محسین کا شکریہ ادا نہ کروں تو نہایت ناپاسی ہو گی۔ محترم حافظ ریاض احمد عاقب خط اللہ تعالیٰ (درس مرکز ابن القاسم الاسلامی مستان) اللہ بارک و تعالیٰ ان کو جزاۓ خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے عاجز کی گزارش کو قول کیا اور یہاڑی کی حالت میں کتاب کوشروع سے آخر تک پڑھا اور ”حرف چند“ کے عنوان سے اپنے تعاشرات کا اخبار کیا اور چند مقید مشوروں سے بھی فواز۔

میرے تلمیز رشید ارشد محب بھانی بھی لائق حسین ہیں کہ کتاب کی کپوزنگ اور انглаط کی اصلاح

میں جانشناپی سے محنت کی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے ذوق علمی کو اور زیادہ کرے۔ آمین  
 آخر میں بصد عجز و اکساری کے ساتھ بارگاہ ایزدی میں دعا گو ہوں کہ اللہ ہوں تو کچھ بھی نہ بلا  
 شک و ریب لیکن اسے میرے خالق و مالک پر خلوص مصلحین اسہ بالا قلام کی صفح میں جگہ عطا فرمادے  
 شاید کہ اسی پر ذنب کی بخشش ہو جائے اور اے اللہ میری اس حظیری کاوش کو میرے لیے میرے اساتذہ  
 کرام اور میرے ابو اور ای جان کے لیے ذریعہ نجات بنا جن کی ولی دعا میں میری رہنمائی کا سبب نہیں!

العبد الصعیف الی اللہ العزیز

ذکار اللہ بن محمد حیات حافظ آبادی

درس جامعہ اسلام میں صادق آباد اکبری محلہ کا لیکی منڈی حافظ آباد پاکستان  
 منگل ۲۰ جولائی ۱۴۳۱ھ

## توبہ کی لفوی تعریف

لفظ توبہ باب تائب یَتُوبُ سے مصدر ہے اس کا معنی ہے گناہ سے باز آنا۔ تائب إِلَى اللَّهِ يَتُوبُ تَوْبَةً وَ تَوْبَةً وَ مَتَابَةً یہ اس وقت استعمال ہوتا ہے جب بندہ معصیت باری تعالیٰ سے باز آ کر اسکی اطاعت و فرمانبرداری کی طرف رجوع کرتا ہے لسان العرب (۶۱:۲) مادہ (ت.و.ب) مادہ توب جب بصلہ علی استعمال ہو تو معنی ہوتا ہے توبہ کی توفیق دینا معاف کرنا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَتَلَقَّى أَدْمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ إِنَّهُ هُوَ التَّوَابُ الرَّحِيمُ (البقرة: ۷۴)  
پھر آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب سے چند کلمات یکھ لئے تو اس نے اس کی توبہ قبول کر لی  
یقیناً وہ توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے۔ [لسان العرب (۲۷۶:۱) القاموس (ص: ۲۰۵)]  
اگر بصلہ الی استعمال ہو تو معنی ہوتا ہے گناہوں پر پشیمان ہو کر اللہ کی طرف رجوع کرنا۔  
[القاموس الوحید (ص/ ۲۰۵)]

## ”توبہ کی اصطلاحی تعریف“

اپنے گناہوں پر پشیمان ہونا اور معصیت باری تعالیٰ سے باز آنایا سمجھ کر کہ وہ گناہ ہے نہ اس لیے کریے ( فعل ) بدن اور مال کے لیے نقصان دہ ہے اور آئندہ وہ گناہ نہ کرنے کا عزم مضم کرنا۔  
(تفسیر روح المعانی (۱۵۸:۲۸) بلغة السالك (۴:۷۳۸) الفواكه الدوانی (۸۸:۱) الكلیات لابی البقاء (۹۶:۲) الجمل (۳۸۷:۵) کشف القناع (۴۱۸:۱) المغنی (۲۰۰:۹) بحوالہ الموسوعة الفقهية (۱۱۹:۱۴)

## ”استغفار کی لفوی تعریف“

لفظ ”استغفار“ باب استعمال کا مصدر ہے اس کا معنی ہے اللہ سے گناہوں کی معافی مانگنا۔  
[القاموس الوحید (ص: ۱۱۷۴)]

اس کا مادہ شفیر ہے۔ جس کا معنی ہوتا ہے ڈھانپنا؛ پر دکھنا جیسے کہا جاتا ہے:

عَفْرَ اللَّهُ ذُنْبَهُ [الموسوعة الفقهية (١٤): ١٢٠]

اللہ نے اس کے گناہوں کو معاف کر دیا یعنی اس پر پردہ ڈال دیا۔

## ”استغفار کی اصطلاحی تعریف“

دعا، توبہ، یا باری تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کے ذریعے (اپنے گناہوں کی) بخشش چاہنا  
استغفار کہلاتا ہے [الموسوعة الفقهية (١٤): ١٢٠]

## ”توبہ اور استغفار میں فرق“

امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر لفظ استغفار کیلا استعمال ہو تو اس سے مراد ایسی توبہ ہوتی ہے جس میں باری تعالیٰ سے گناہوں کی بخشش مانگی جاتی ہے۔ کیونکہ وہ گناہوں کو منانے والا اثرات گناہ کو زائل کرنے والا اور شر سے عافیت دینے والا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُ وَارْبَكْمُ إِنَّهُ كَانَ غَفَارًا لَهُ﴾ (نوح: ١٠)

(لوگو) تم اپنے رب سے بخشش مانگو یقیناً وہ معاف کرنے والا ہے۔

یہاں استغفار توبہ کو بھی شامل ہے اگر (لفظ) استغفار اور توبہ اکٹھے مستعمل ہوں (یعنی ایک ہی جملہ پر) تو استغفار سے مراد گذشتہ شر (جو آدمی کو پہنچی ہے) سے عافیت مانگنا ہوتا ہے اور توبہ سے مراد ترک گناہ کے ذریعہ اللہ کی طرف رجوع کرنا۔ اور آئندہ زمانہ میں وہ شر جس سے آدمی خائف ہو۔ سے عافیت مانگنا ہوتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِنْ اسْتَغْفِرُ وَارْبَكْمُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ﴾ (ہود: ٣)

اور یہ کہا پہنچش مانگو اور اس کے آگے توبہ کرو۔

## توبہ کی شرائط



گناہ کو چھوڑ دینا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ بِالَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَاهَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ  
فَأُولَئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا حَكِيمًا (النساء: ٢٧)

اللہ انہی لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو نادانی سے بری حرکت کر بیٹھتے ہیں۔ پھر جلد توبہ کر لیتے ہیں پس ایسے لوگوں کی توبہ اللہ قبول فرماتا ہے اور وہ سب کچھ جانے والا اور حکمت والا ہے۔

(نامہ ہوتا) ابن معقل رض فرماتے ہیں میں اپنے باپ کے ساتھ (سیدنا) عبد اللہ بن مسعود

رض کے پاس آیا اور اسے (یہ) فرماتے ہوئے سن:

{ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الدُّمُّ تَوْبَةً }

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ندامت (یعنی گناہ پر شرمندہ ہوتا) توبہ ہے: میرے باپ نے (عبد اللہ بن مسعود رض) سے کہا یہ بات کہ الدُّمُّ تَوْبَةً ندامت (یعنی گناہ پر شرمندہ ہوتا) توبہ ہے کیا تو نے نبی کرم علی الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنائے؟ تو (سیدنا) عبد اللہ بن مسعود رض نے فرمایا ہاں۔

(ابن ماجہ کتاب الزهد باب ذکر التوبہ رقم الحدیث ۴۳۲۸) قال ابوصیری هذا اسناد صحيح و رجاله ثقات رواه الحاکم فی المستدرک عن محمد بن یعقوب عن احمد بن شیبان عن سفیان بن عینہ به وقال هذا حدیث صحيح الاسناد

(سیدنا) عبد اللہ بن عباس رض بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: كَفَارَةُ الذَّنْبِ الْنَّدَامَةُ گناہ کا کفارہ ندامت (یعنی گناہ پر پشیمان ہوتا ہے) (مجمع الزوائد کتاب التوبہ باب منه فی سعة رحمة الله و مغفرته لذنبه و قوله صلى الله عليه وسلم لو لم تذنبوا لذهب الله بكم رقم الحديث ۱۷۶۲۵) مستند احمد رقم الحدیث: (۲۶۲۳) معجم الكبير: (۱۲۷۹۴) مستند البزار: (۳۲۵۰) وفيه عمرو بن مالك ذكره ابن حبان في الثقات وقال يعتبر حدیثه من روایة ابنه عنه يخطيء و يغريه و انظر الصحيحه رقم الحدیث (۱۹۷۰) ]

(سیدہ) عائشہ رض بیان کرتی ہیں مجھے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا عَائِشَةً إِنْ كُنْتِ الْمَمْتَ يَذَنِبْ فَاسْتَغْفِرِي اللَّهُ فَإِنَّ التَّوْبَةَ مِنَ الذَّنْبِ الْنَّدَامَةُ وَالْأَسْتَغْفَارُ۔

اے عائشہ اب تجھے گناہ کا علم ہو جائے تو اللہ تبارک و تعالیٰ سے (اس کی) بخشش مانگ کیونکہ گناہ سے توبہ کرنا نہ امتحان (یعنی گناہ پر پیشان ہونا) اور بخشش مانگنا ہے [مجمع الزوائد کتاب التوبۃ: باب الندامة عنی الذنب رقم الحدیث (۱۷۵۱۴) مسند احمد (۶: ۲۶۴)]

### بُشِّرْتُ

آئندہ گناہ نہ رنے کا عزم مصمم کرنا (سیدنا) عوف ابن مالک رض فرماتے ہیں:  
مَاءِمِنْ ذَنْبٍ إِلَّا وَأَنَا أَعْرِفُ تَوْبَتَهُ قَبْلَ وَمَا تَوْبَتَهُ قَالَ أَنْ يَتُرَكُهُ ثُمَّ لَا يَعُودُ إِلَيْهِ  
میں ہر گناہ کی توبہ سے واقف ہوں دریافت کیا گیا (گناہ) کی توبہ سے مراد کیا ہے؟ فرمائے گئے  
(آدمی) گناہ کو چھوڑ، سے اور دوبارہ اس کی طرف نہ لوئے [مجمع الزوائد کتاب التوبۃ: باب  
اخلاص التوبۃ من الذنب: رقم الحدیث (۱۷۵۲۵) رواہ الطبرانی با سناد حسن (السنن  
الکبریٰ للبیهقی ۱۵۵ و فیہ عبد الله بن صالح کاتب البیث ضعیف]

### ”توبہ و استغفار کی اہمیت“

#### قرآن کی روشنی میں

دین اسلام میں توبہ و استغفار کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ جیسا کہ درج ذیل نصوص سے ظاہر ہے  
باری تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر نبی مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو استغفار کا حکم فرمایا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَسَبَّحَ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَابًا (النصر: ۳)  
پس اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرو اور اس سے بخشش مانگ وہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔

#### تسبیح سے مراد کیا ہے؟

اس آیتِ آریہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے محبوب پیغمبر ﷺ کو تسبیح کا حکم فرمایا ہے: کہ آپ اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح بیان کریں: یہاں تسبیح سے مراد کیا ہے مفسرین کے اس بارے میں  
دو قول ہیں:

(اول) اس سے مراد نماز ہے۔ یہ عبد اللہ بن عباس رض کا قول ہے۔

(الثانی) اس سے مراد معروف تسبیح ہے (جیسے سبحان اللہ وغیرہ) یہ قول مفسرین کی ایک جماعت کا

ہے۔ [زاد المسیر فی علم التفسیر (۳۲۵:۸) فتح القدير (۵۱:۵)]

### ذندگی کے آخری ایام میں آپ کے استغفار کی کیفیت

سیدہ عائشہ رض بیان کرتی ہیں کہ:

مَا صَلَى النَّبِيُّ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً بَعْدَ أَنْ نَزَّلَتْ عَلَيْهِ إِذَا جَاءَ  
نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ إِلَّا يَقُولُ فِيهَا سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ أَغْفِرْ لِي

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ (سورت) اذا جآء نصر اللہ وفاتح نازل ہوئی تو اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

جونماز بھی پڑھی اس میں (یہ دعا) پڑھتے اے ہمارے رب تو پاک ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ اے اللہ  
تو مجھے معاف فرمائی خاری کتاب التفسیر: سورۃ اذا جآء نصر اللہ رقم الحدیث (۴۹۶۷) وایضاً

کتاب الصلوۃ باب التسبیح والدعاء فی السجود]

(سیدہ) عائشہ رض بیان کرتی ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْثُرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَ  
سُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ أَغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع و سجود میں بکثرت یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ أَغْفِرْ لِي

پاک ہے تو اے اللہ اے ہمارے رب اور اپنی تعریف کے ساتھ اے اللہ تو مجھے فرمادے آپ

قرآن کی اسی آیت تسبیح پر عمل کرتے تھے [بخاری کتاب التفسیر سورۃ اذا جآء النصر اللہ: رقم حدیث: (۴۹۶۸) مسلم کتاب الصلوۃ باب ما یقال فی الرکوع و السجود رقم الحدیث (۴۸۴)]

سیدہ عائشہ رض بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت یہ دعا پڑھتے:

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ۔

پس میں تکہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کو بکثرت یہ دعا:

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ۔

پڑھتے ہوئے دیکھتی ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ مجھے میرے رب نے بتالا ہے کہ میں غفریب اپنی امت کی ایک علامت دیکھوں گا: جب میں (اپنی امت) کی اس علامت کو دیکھوں تو بکثرت اس دعا:

{ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ }

کو پڑھوں اب میں نے (اپنی امت) کی اس علامت کو اس سورت إذا جاءَ تَضْرِيْلُ اللَّهِ وَالْفَتْحِ: یعنی فتح کاہ و رَأَيْتُ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِيْنِ اللَّهِ أَفَا جَاءَ فَسْبُخٌ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرَةٌ إِنَّهُ كَانَ تَوَابًا كَمَنْزُولٍ پر دیکھ لیا ہے: نفح القدير: (۵۱۰:۵) الكشف البیان المعروف تفسیر الثعلبی (۳۲۱:۱۰) جامع البیان عن تأویل آی القرآن: ۱۵:۴۳۳ مسنداً حمداً: ۶:۳۵) فتح الباری شرح صحيح البخاری: ۹:۷۵۹ ابن کثیر: ۵:۷۱۰) مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ اردو: (سیدہ ام سلمہ بنی ہاشم بیان کرتی ہیں کہ نبی مکرم ﷺ اپنی عمر کے آخر میں کھڑے ہوتے بیٹھے، آتے، جاتے یہ دعا پڑھتے۔

{ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ }

اللہ پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں اور اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے بھر آپ ﷺ نے اس سورت (اذا جاءَ نصر اللہ وَالْفَتْحُ کی آخر تک تلاوت فرمائی۔ مجمع الزوائد: ۹:۲۳) السراج المنیر (۸:۴۵) ابن کثیر (۵:۷۱۰) مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ اردو جامع البیان عن تأویل آی القرآن (۱۵:۴۳۶) رقم (۲۹۵۷۹: ۳۲۱:۱۰) الكشف و البیان المعروف تفسیر الثعلبی۔

پھر می آئیت

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَإِذَا أَنْتَ وَعَدَ اللَّهَ حَقًّا وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَسَبُّخْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ

وَالْإِنْكَارِ۔ (السجدة: ۵۵)

پس (اے نبی ﷺ) تو صبر کر لیتیا اللہ تبارک و تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور تو اپنے گناہ کی معافی مانگتا

رہ اور صبح و شام اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتا رہ۔  
گوکم آیت بذل اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے محبوب پیغمبر ﷺ کو تین باروں کا ختم فرمایا ہے۔  
اولاً صبر۔ ثانیاً استغفار ثالثاً تسبیح۔ چونکہ ہمارے موضوع کے ساتھ ہانی الذکر شنی کا تعلق ہے اس لیے متن  
اس کے متعلق چند مفسرین کے اقوال پیش کرتا ہوں۔

(۱) آپ ﷺ کو حکم دے کر دراصل آپ ﷺ کی امت کو استغفار پر آمادہ رہتا ہے تفسیر ابن  
کثیر: (۴: ۵۳۵) مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ فتح ال حمن فی تفسیر القرآن (۶: ۱۲۶) البحر المدید  
فی تفسیر القرآن المجید (۳۱۵: ۶) البحر المحیط (۶۲۴: ۷) تفسیر القرآن للسعانی (۵: ۲۶)  
السراج المنیر (۶: ۳۲) المحرر الوحیز فی تفسیر الكتاب العزيز (۴: ۵۶۴)

(۲) آپ ﷺ اپنے گناہ کی معافی مانگئے یعنی اپنی امت کے گناہ: اس صورت میں مضاف الیہ  
محذوف ہوگا۔ فتح القدیر: (۴: ۴۹۷) روح البیان فی تفسیر القرآن (۸: ۲۱۷) الجامع لاحکام القرآن  
(۱۵: ۲۱۱) تفسیر النسفی المسمی مدارک التنزیل وحقائق التأولیل (۲: ۴۸۲)

(۳) بعض اوقات اولیٰ اور افضل کو ترک کرنے سے جو آپ ﷺ سے فرائض ہوں۔ اس کے  
مدارک کیلئے اپنے رب سے بخشش مانگئے۔ تابم یہ بات محل نظر ہے زوج البیان فی تفسیر القرآن (۸: ۲۱۸)  
(۷: ۶۲۴) البحر المحیط (۷: ۶۲۴) علامہ زمحش وی نے بھی تقریباً اسی نیت کی بات کہی  
ہے۔ رموز السکونز فی تفسیر الكتاب العزيز (۶: ۱۲۶) تفسیر الفخر الرازی (۹: ۷۲) البحر المدید  
فی تفسیر القرآن المجید (۶: ۳۱۴)

(۴) آپ ﷺ اپنے گناہ کے لیے بخشش طلب کیجیے: یہ درحقیقت اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف  
رسول اللہ ﷺ کو عبادات گزاری کا حکم ہے: تا کہ اس کے ذریعہ سے اللہ تبارک و تعالیٰ آپ ﷺ کے  
درجات کو بلند کر دے اور بعد والوں کے لیے استغفار کرنا منسون ہو جائے (فتح القدیر: ۴: ۴۹۷)  
الوسیط فی تفسیر القرآن المجید (۴: ۱۸) روح البیان فی تفسیر القرآن (۸: ۲۱۷) الجامع لاحکام  
القرآن (۱۵: ۲۱۱) البحر المحیط (۷: ۶۲۴) تفسیر القرآن للسعانی (۵: ۲۶)

(۵) بعض مفسرین نے یہ لکھا ہے کہ اس سے مراد صفاتِ گناہوں کی معافی ہے جبکہ یہ بات درست نہیں ہے  
کیونکہ انبیاء کرام علیہم الصوۃ والسلام خطائے صغیرہ اور کبیرہ دونوں سے پاک ہوتے ہیں۔ (فتح القدیر: ۴:  
۴۹۷) الوسیط فی تفسیر القرآن (۴: ۱۸) روح البیان فی تفسیر القرآن (۸: ۲۱۷) الستک والعيون تفسیر

الحاوری (۲۶۱) الجامع لاحکام القرآن (۱۵: ۲۱۱) تفسیر القرآن للسعانی (۲۶۰)

(۲) اپنے مشرین نے اس آیت کی تفسیر میں یہ بات بھی لکھی ہے کہ آپ ﷺ کو اپنے گناہ پر استغفار کا حکم یہ نبوت سے قبل کا واقعہ ہے، کیونکہ یہ آیت کلی ہے جبکہ سورۃ الفتح مدنی ہے۔ جس میں اللہ پاک نے ذکر مایا کہ: **لِيغْفِرَلَكُ اللَّهُ مَا تَقْدَمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأْخَرَ**

[البیر المحيط ۷: ۲۰۳] الہرر الوجیز فی تفسیر الكتاب العزیز (۳: ۵۶۳)

### تیری آیت

**شیعیب عرضہ اپنی قوم سے مخاطب ہو کر بایں الفاظ گویا ہوئے:**

**وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبَّيْ رَحِيمٌ وَدُودٌ (۹۰: ۴۰)**

اور تم اپنے رب سے بخشش مانگو پھر اس کی طرف توبہ کرو یقیناً میرا رب مہربان محبت کرنے والا ہے امام محمد الرازی فخر الدین ابن علامہ ضیاء الدین عمر (المتوفى ۴۶۰) اس آیت مبارکہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے بایں الفاظ قطر از میں: **وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ** اپنے رب سے بخشش مانگو "یعنی اس وجہ سے کہ جو تم (ایک اللہ کو چھوڑ کر) بتون کی عبادت کرتے رہے۔ **ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ**۔ پھر اس کی طرف توبہ کرو یعنی اس وجہ سے کہ جو تم لوگوں کو مال (اصل و دن) سے کم توں کر رہے تھے۔ **إِنَّ رَبَّيْ رَحِيمٌ** یقیناً میرا رب مہربان ہے۔ "یعنی اپنے دوستوں پر و دُود محبت کرنے والا ہے شیخ ابوکبر الانباری فرماتے ہیں کہ یہ اللہ پاک کے اسمائے حسنی میں سے ہے معنی یہ ہے کہ وہ اپنے بندوں سے محبت کرنے والا ہے۔ [تفسیر الفخر الرازی (۶: ۴۰)]

اس آیت کے اگر ساق کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ پاک کے محبوب پیغمبر شیعیب علیہ السلام اپنی قوم کو تحریر کے ذریعہ تبلیغ فرماتا ہے میں اور انھیں راہ راست پر لانے کی کوشش کر رہے ہیں جو خطبه شیعیب علیہ السلام اپنی قوم کو دیا وہ چھ خصلتوں پر مشتمل ہے۔ اگر یہ ساری کی ساری خصال کسی بندے میں جمع ہو جائیں تو وہ دارین کی سعادت مندی سے سرفراز ہو سکتا ہے ان شاء اللہ۔

### سعادت دارین (دنیا و آخرت) کے حصول کے اسباب

اول انسان اپنی بصیرت کی آنکھ کو ہول کر اپنے آپ پر عزیمت کو نافذ کرے اور معرفت الہی کے

## توبہ و استغفار کے فوائد

ساتھ قلوب واذہان کو منور کرے اس طرح کہ وہ اپنے رب کی نازل کردہ دلیل (قرآن مجید) پر قائم (یعنی عمل بیڑا) ہو جائے۔

**الثانی:** بغیر کسی تعب و مشقت کے اپنے لیے رزق حلال کو مبیا کرے اپنے رب کی اطاعت و فرمانبرداری پر قائم رہنے کی اس سے مد طلب کرے اور اس کے حکم کی بجا آوری کے لیے مستعد ہو جائے۔  
**الثالث:** اللہ تبارک و تعالیٰ کے بندوں کی اصلاح و رہنمائی کے لیے بخشش کرنا، اسی بغیر کی لاپچ طمع کے اللہ کی طرف بانا، اسے جس کا حکم دیا گیا ہے بالکل نجھوڑے اور جس سے روک دیا گیا ہے اس کے بالکل قریب نہ جائے۔

**الرابع:** اللہ تبارک و تعالیٰ پر یقین کرنا۔ توفیق اور تدبیر کے حصول کے لیے اسی کی طرف رجوع کرنا۔ دین و دنیا کے معاملات میں صرف اللہ ہی کی طرف رجوع کرے اور اس کے سوا کسی اور سے نہ کرے۔

**الخامس:** خود رہنا اور تمام لوگوں کوڑ رہنا اس دین کی مخالفت سے جو جمیع رسول اللہ پاک کی طرف سے لے کر آئے۔ اطاعت الہی کے متعلق جس بات کا حکم دیا گیا ہے۔ اسے مضبوط کے ساتھ تھام لینا حکم الہی کی مخالفت کی پاداش میں جو لوگ زماں ما پیہ میں ہلاک و تباہی ہو گئے ان سے عبرت پڑتا۔

**السادس:** باری تعالیٰ کے سامنے توبہ اور عجز و اعساری کرنا۔ بکثرت ذکر و استغفار کرنا۔ یہ تنہ اعمال رب کریم کی محبت کو حاصل کرنے کا سبب اور ذریعہ ہیں اسی خطبہ کی وجہ سے شعیب علیہ الصلوات والسلام کو خطیب الانبیاء کہا جاتا ہے۔ والقد علم بالصواب۔ البحر العدید فی تفسیر القرآن العظیم (۲۳۷: ۳)

صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی قوم شہود سے مخاطب ہو کر بایں الفاظ کلام کرنے لگے۔

**فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ** (مود: ۱۱)

پس تم اس سے استغفار مانگو پھر اسی کی طرف رجوع کرو یقیناً میرا رب قریب ہے قبول برئے والا ہے۔ ابو جعفر محمد بن جریر الطبری (المتوفى: ۲۱۰) اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: فَاسْتَغْفِرُوهُ ہے پس اس سے بخشش مانگو، یعنی تم ایسے اعمال نہ رہو جو اس بات کا سبب بنتیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ تمہارے گناہوں کو چھپائیں اور یہ اس پر ایمان لانے کے ساتھ اور غیرہ ائمہ

## توبہ و استغفار کے فوائد

29

کو چھوڑ کر اسے لیے عبادت کو خالص کرنے اور اس کے رسول صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایجاد میں ہی ممکن ہے۔ **فَإِذْ شَأْتُمْ تُوبُوا إِلَيْهِ بِهِرَمٍ** اسی کی طرف رجوع کرو، یعنی وہ اعمال جو تمہارے رب تعالیٰ کے ہاتھ پسند ہیں اُنھیں چھوڑ کر ان اعمال کو اختیار کرو۔ جنہیں وہ پسند کرتا ہے اور محظی سمجھتا ہے: **إِنَّ رَبِّيْ** قریب مُجِيب یقیناً میرارب قریب ہے قبول کرنے والا ہے، یعنی یقیناً میرارب ان لوگوں کے قریب ہے: جو اس کے لیے عبادت کو خالص کرتے اور توبہ میں اس کی طرف راغب ہوتے ہیں: جب وہ اُنھیں پکاریں تو دعا مُقبول کرنے والا ہے۔ [جامع البيان عن تأویل آی القرآن (۸۲:۷)]

### پانچویں آیت:

جب موسیٰ ﷺ کی قوم نے باری تعالیٰ کو جو کہ معبد حقيقة ہے چھوڑ کر پھر نے کی عبادت شروع کر دی اور اس ساتھ الحقیقی کا سامنہ کرنے لگے یعنی شرک کی بستی میں جاگرے تو موسیٰ ﷺ نے اُنھیں اپنے خالق حقيقة کی طرف رجوع کا حکم فرمایا اور کہا کہ تم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے: اب اس گناہ کیسرہ کی جعلی کامیابی ہی ذریعہ ہے کہ آؤ اپنے اس پروردگار کے درپر جو اس پھر نے کی تخلیق سے پہلے بھی تمہارا رب تھا چنانچہ فرمایا:

**يَقُولُونَ إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمُ الْفُسَكُمْ بِأَتَخَذُوكُمُ الْعِجْلَ فَتُوبُوا إِلَىٰ بَارِئِكُمْ** (المفرة: ۵۳) اے میری قوم یہیک تم نے اپنے پھر نے کو معبد بنانے کے ساتھ اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے تو اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کرو۔

### ششمی آیت:

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے بندوں کو توبہ و استغفار کی طرف راغب کرتے ہوئے۔ ارشاد فرماتے ہیں: **أَفَلَا يَنْبُوْنَ إِلَيْهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهُ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ** (المائدہ: ۶۴) تو کیا وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف توبہ نہیں کرتے۔ اور اس سے سختی نہیں مانگتے اور اللہ تبارک و تعالیٰ تو سختی نہیں مانے جاتے۔

الا۔ امام ابو الحسن علی بن احمد الواحدی النسما بوری (المتوفی ۶۴۴) سے یہ آیت تفسیر میں لکھتے ہیں: اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اُنھیں اس گناہ غسلیم

سے توبہ و استغفار کا حکم دے رہے ہیں۔ (الوسیط فی تفسیر القرآن المجید ۲:۳۲)

الامام ابو العباس احمد بن محمد بن المهدی ابن عجیبہ الحسنی اس آیت کریمہ کی تفسیر میں بایں الفاظ قطراز ہیں: ”یہ لوگ عقائد بالطلہ اور اقوال فائدہ سے رجوع کیوں نہیں کرتے اور توحید اور توبہ و استغفار کے ذریعے اپنے (باطل عقیدہ) وحدۃ الوجود اور طول سے باری تعالیٰ سے بخشش کیوں نہیں مانگتے اگر یہ لوگ تو بکریں تو اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں معاف نہ کرے کا اور اللہ پاک بخششے والامہ بران ہے۔ البحر الدید فی تفسیر القرآن المجید (۲:۲۰۳)

اس آیت سے پہلی آیت میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے نصاریٰ کے عقیدہ تثییث کا تمذہ فرمایا ظاہر ہے کہ مالک حقیقی نقطہ ایک ہی ہے تین نہیں جو اس عقیدہ کا قاتل ہے وہ عذاب الہی کا مبتلى ہے۔ لیکن باری تعالیٰ نے ان کے ساتھ نہیں، لطف و کرم کا اظہار فرمایا اور انھیں توبہ اور طلب مغفرت کی ترمیب دلائی اور ساتھ ہی اپنا منصب عظیم غفور رحیم بھی بیان فرمادیا معنی یہ ہے کہ اگر وہ شرک سے توبہ کے باوجود خداوندی اور میں معافی مانگ لیں تو اللہ پاک معاف فرمادیں گے اور ان پر اپنی رحمت کی بارش بھی بسمیں گئے۔

## ”توبہ و استغفار کی اہمیت“

فرامیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں

دوین میں توبہ و استغفار کا کیا مقام ہے درج ذیل امور سے اس کا تجویز اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

**امام الانبیاء ﷺ کا دن میں سو یا ستر مرتبہ استغفار کرتا:**

رسول اللہ ﷺ دن میں سو یا ستر مرتبہ استغفار کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ جیسا کہ درج ذیل احادیث سے ظاہر ہے (سیدنا ابو ہریرہ رض بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: **إِنَّى لَا سُتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِئَةً مَرَّةً** بیشک میں دن میں سو مرتبہ اللہ سے استغفار کرتا ہوں اور اس کے آگے توبہ کرتا ہوں۔

ایک دوسری روایت میں ستر مرتبہ کا ذکر بھی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

**إِنَّى لَا سُتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً**

میں وہ ان میں ستر مرتبہ اللہ سے استغفار کرتا ہوں اور اس کے آگے تو بہ کرتا ہوں۔ بخاری کتاب الدعوات باب استغفار النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث: ۲۳۰۷) ابن ماجہ: کتاب الزهد: باب الاستغفار رقم الحدیث (۳۸۸۳) و (۳۸۸۴) قال ابو صیری بعد ذکر حدیث رقم (۳۸۸۴) هذا استاد صحیح رجاله ثقات رواه ابن حبان فی (صحیحه) من طریق ابن شہاب عن ابی سلمة و رواه اصحاب السنن من حدیث ابن عمر وایضاً قال بعد ذکر حدیث رقم (۳۸۸۴) رواه النسائی فی عمل الیوم واللیلۃ عن ابراهیم بن یعقوب عن ابی نعیم عن مغیرۃہ و رواه ابو بکر بن ابی شیبة فی (مسندہ) عن الفضل بن دکین عن المغیرۃ بالاسناد والمتنا

### ہر گناہ کے بعد استغفار کی تاکید:

ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور بار بار ارٹکاب گناہ کی شکایت کی تھی کرم ﷺ نے اسے ہر مرتبہ استغفار کا حکم فرمایا: (سیدنا) انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، وہ اسے اللہ کے رسول ﷺ کے

إِنَّمَا أَذْنَبَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَذْنَبَ فَاسْتَغْفِرْ رَبَّكَ قَالَ فَإِنَّمَا أَسْتَغْفِرُ لَمْ أَعُودُ فَأَذْنَبْ قَالَ فَإِذَا أَذْنَبَ فَعُذْ فَاسْتَغْفِرْ رَبَّكَ قَالَ فَإِنَّمَا أَسْتَغْفِرُ لَمْ أَعُودُ فَأَذْنَبْ قَالَ فَإِذَا أَذْنَبَ فَعُذْ فَاسْتَغْفِرْ رَبَّكَ فَقَالَهَا فِي الرَّأْيَةِ فَقَالَ إِذَا أَذْنَبَ فَاسْتَغْفِرْ رَبَّكَ حَتَّى يَكُونَ الشَّيْطَانُ هُوَ الْمَخْسُورُ۔

میں نے گناہ کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تو گناہ کرے تو اپنے رب سے بخشش مانگ دو کہنے لگا میں بخشش مانگتا ہوں لیکن پھر گناہ کرنے لگتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا جب تو دوبارہ گناہ کرے (یعنی بخشش مانگنے کے بعد) تو اپنے رب سے بخشش مانگ دو کہنے لگا میں بخشش مانگتا ہوں لیکن پھر دوبارہ گناہ کرتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا جب تو (بخشش مانگنے کے بعد) دوبارہ گناہ کرے تو پھر اپنے رب سے بخشش مانگ اس نے یہی جملہ چوتھی مرتبہ بھی کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو گناہ کرے تو اپنے رب سے بخشش مانگتا رہیہاں تک کہ شیطان ناکام ہو جائے۔ مجمع الزوائد کتاب التوبۃ: باب ماجاء فیمن استغفر و یتوب کلما اذنب رقم الحدیث (۱۷۵۳۲) مسند البزار رقم الحدیث (۳۲۴۹)

اس فرمان نبھی ملکیتِ اللہ سے اہمیت توبہ و استغفار کو بہت زیادہ تقویت ملتی ہے۔ سخابی نے جب بھی اپنی خطا کاری کا ذکر کیا آ قائل ہے اسے اپنے رب سے بخشش مانگنے کا حکم فرمایا: اور پھر اس بات کی بھی دوضاحت فرمادی کہ باری تعالیٰ سے اتنا استغفار کر کر شیطان ناکام ہو جائے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیاری حدیث میں ہماری تربیت کا بہت سارا سامان موجود ہے۔ ہمیں یعنی چاہیے کہ اپنے خالق حقیقی سے اپنی خطاؤں کی ہر وقت معافی مانگنے رہیں تاکہ نامہ اعمال بھی سیاہ کاریوں سے ڈھل جائے اور ابدی دشمن ابلیس بھی ذلیل ورسوا ہو جائے۔

(سیدنا) زیرِ اللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ أَحَبَّ أَنْ تَسْرِهَ صَحِيقَةً فَلَيُكْثُرْ فِيهَا مِنَ الْأَسْتِغْفَارِ

جو آدمی اس بات کو پسند کرے کہ اس کا نامہ اعمال اسے اچھا لگے تو پھر چاہیے کہ کثرت کے ساتھ استغفار کرے۔ مجمع الزوائد کتاب التوبہ باب الاکثار من الاستغفار رقم الحدیث (۱۷۵۷۹) و قال الہیسمی بعد ذکر هذا الحدیث: رواه الطبرانی فی الاوسط رقم الحدیث (۸۴۳) و رجاله ثقات وقال الطبرانی بعد ذکر هذا الحديث لا يروى هذا الحديث عن الزبير الا بهذا الاسناد تفرد به عتیق بن یعقوب و عتیق صبح حفظ المؤطرا فی حیة مالک:

## عبادت الہیہ میں استغفار کا اہتمام

ہمارے پیارے آ قائل ہبھی جب اپنے خالق کی عبادت کرتے تو اس میں استغفار کا اہتمام بھی فرماتے یقیناً نماز ایک ایسی عبادت ہے۔ جو تمام عبادات سے افضل و اعلیٰ ہے۔ اس میں نبی مکرم ﷺ استغفار کا اہتمام فرماتے۔ جس طرح نماز ایک عظیم اور عالی المرتبہ عبادت ہے تو اس سے استغفار کی اہمیت و عظمت پر بھی روشنی پڑتی ہے۔

(۱) نبی کریم ﷺ نماز میں جب رکوع کیا کرتے اور سجده کرتے تو اپنے خالق سے معافی مانگتے

(سیدہ) عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْثُرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ  
وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِيْ يَتَأَوَّلَ الْقُرْآنَ

رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع و سجود میں بکثرت یہ دعا پڑھا کرتے تھے :

**سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ أَغْفِرْ لِنِي**

(تو پاک ہے اے اللہ ہمارے رب اپنی تعریف کے ساتھ اے اللہ تو مجھے معاف فرما)

آپ ﷺ قرآن کی اسی آیت (فسبح بحمدربک) پر عمل کرتے تھے۔

ابخاری کتاب التفسیر: سورۃ اذا جاء نصر اللہ رقم الحدیث: (۴۹۶۸) مسلم کتاب  
الصلوۃ باب ما یقال فی الرکوع والسجود رقم الحدیث (۴۸۴)

(۲) عقیفہ کائنات ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ کے ابو جان پیارے شفیع بن عبید اللہؓ کے جلیل  
القدر صحابی (سیدنا) ابو بکر صدیقؓ نے پیارے آقا علیؓ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ مجھ  
کوئی دعا سکھلائیے۔ نماز میں پڑھنے کے لیے آقا علیؓ نے ابو بکر صدیقؓ کو جو دعا سکھلائی اس  
میں اپنے رب کے سامنے غایت درجہ بجز و انکساری کرنا اپنے رب کی عظمت کا اعتراض اور خالق سے  
معافی مانگنے کا درس ملتا ہے۔ میرے پیارے بھائیو آؤ، حدیث رسول ﷺ کو بھی پڑھو: اور اس سے  
حاصل ہونے والے دروس اور نصیحتوں کو اپنی عملی زندگی میں اپناؤ۔ (سیدنا) ابو بکر صدیقؓ نے نبی  
کرم ﷺ سے کہا (اے اللہ کے نبی ﷺ) مجھے ایک ایسی دعا سکھلائی جسے میں اپنی نماز میں پڑھا  
کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (اے پیارے صدیق) تو پڑھ:

**اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِيٌ ظُلْمًا كَثِيرًا وَ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبُ إِلَّا أَنْتَ  
فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَ ارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ**

اے اللہ یقیناً میں نے اپنے نفس پر بہت زیادہ ظلم کیا ہے: اور گناہوں کو تیرے سو کوئی بھی معاف

نہیں کر سکتا۔ لس تو مجھے معاف فرمائی معافی جو تیری طرف سے ہو اور تو مجھ پر حرم فرمائی تو مجھے والا

رحم کرنے والا ہے: بخاری: کتاب الدعوات باب الدعاء فی الصلوۃ رقم الحدیث (۶۲۲۶)

امام شہاب الدین ابو العباس احمد بن محمد الشافعی القسطلانی،  
(المتوفی ۹۲۳ھ) اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے قطراز ہیں: ”یہ دعاء تمام دعاؤں میں سے  
بہترین دعا ہے خاص طور پر ترتیب کے اعتبار سے: کیونکہ اس میں سب سے پہلے آدمی یہ کہتے ہوئے

(اللَّهُمَّ إِنَّ رَبَّكَوْ كَوْكَارَتَاهُ إِوْرَاسَ سَمَدَاتَاهُ بَهْرَيَ كَبَتَهُ بَوَعَ (ظلمت نفسی میں نے اپنی جان پر ظلم کیا)) اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہے: پھر انک انت الغور الرحيم یقیناً تو ہی معاف کرنے والا مہربان ہے، کہہ کر اللہ پاک کے اکیلے ہونے کا اعتراف کرتا ہے باوجود اس کے کہ اللہ پاک کا اکیلا ہوتا کسی پر مخفی نہیں ہے لیکن یہ بات تاکید مزید پر مشتمل ہے۔

[ارشاد الساری شرح صحیح البخاری (۳۳۱: ۱۲)]

(۳) نبی مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب نماز تہجد کے لیے بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے (سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) کرتے ہیں کہ نبی مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب رات کو تہجد کے لیے اٹھتے تو یہ دعا

پڑھتے:

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيْمُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَلِقاءُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَإِلَيْكَ أَتَبَتُ وَبِكَ خَاصَّمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَمْتُ أَنْتَ الْمُقْدَمُ وَأَنْتَ الْمُؤْخَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَوْلَاءُ إِلَهٌ غَيْرُكَ

اے اللہ تیرے ہی لیے ساری تعریفیں ہیں تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور جو کچھ ان میں موجود ہے اور تیرے ہی لیے ساری تعریفیں ہیں تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے انھیں قائم رکھنے والا ہے اور تیرے ہی لیے ساری تعریفیں تو بھی سچا ہے اور تیرا وعدہ بھی سچا ہے۔ تیری بات بھی حق ہے اور تیری ملاقات بھی حق ہے جنت اور جہنم دونوں کا (وجود) برق حق ہے قیامت کا موقع بھی حق ہے تمام نبی بھی سچے اور محمد ﷺ بھی سچے ہیں اے اللہ تیرے لیے ہی میں مطیع و فرمانبردار ہو اور تحفہ ہی پر میں نے تو کل کیا تیرے ساتھ ہی ایمان لایا اور تیرے ہی طرف رجوع کیا اور تیرے لیے ہی (کسی سے) جھکڑا کیا اور تیرے پاس ہی میں فیملے لے کر آیا پس تو معاف فرمادے میرے لیے جو کچھ میں نے آگے بھیجا اور جو کچھ پیچھے چھوڑا جو کچھ میں نے چھپ کر کیا اور جو کچھ میں نے اعلانیہ طور پر کیا تو ہی مقدم ہے اور تو ہی محکم دلائل و برائین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مؤخر ہے نہیں کوئی معبود مگر تو ہی یا (راوی کوشک ہے) تیرے سو کوئی اللہ ہیں۔

[بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء اذا انتبه بالليل رقم الحديث (٦٣١٧)]

درج ذیل دعا کے الفاظ پر غور کریں کہ کس طرح آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ کی تعریف کی پھر اسلام کے عقائد عظیمہ کا اثبات کیا اپنے خالق حقیقی کے سامنے عجز و اکساری کا اظہار کیا پھر آخر میں اپنے لیے معانی کی درخواست کی۔ واقعی اللہ پاک سے مانگنے کا بھی طریقہ ہے کہ آدمی اپنے رب کی خوب سے خوب تعریفیں کرے۔ اس کے سامنے غایبت درجہ عجز و اکساری کا اظہار کرے اور اپنی مطلوبہ حاجت کو اس کے سامنے رکھے یقیناً اسکی دعابر گاہ الہی میں ضرور درجہ قبولیت حاصل کرتی ہے جس طرح اس حدیث سے اہمیت و استغفار پر روشنی پڑتی ہے۔ اس طرح اس دعا سے آداب الدعاء کا بھی ایک بہترین درس ملتا ہے:

جسے اپنے رب سے مانگنے کا سلیقہ آجائے تو اللہ سے دعائی بھی ضرور ہے۔

### نماز کے اختتام پر استغفار کا اہتمام

اسلامی عبادات میں نماز کو کیا اہمیت حاصل ہے کسی بھی مردوں سے مختلف نہیں ہے ایسی عظیم عبادت کے اہتمام پر بھی کرم اللہ تبارکہ توبہ و استغفار جیسے عظیم عمل کا اہتمام فرماتے۔ وہ ادعیہ ما ثورہ شخص آقا علیہ السلام نماز سے فراغت پر پڑھا کرتے تھے، ان میں سے چند کا یہاں ذکر کرتا ہوں ان مسنون دعاؤں میں جہاں دیگر اعمال حسن بجالانے کی ترغیب ہے اللہ سے توبہ و استغفار کرنے کا بھی درس ملتا ہے۔



ایک انصاری صحابی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد سوار پڑھتے تھے:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَى إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَابُ الْغَفُورُ

اے اللہ، مجھے معاف فرمایہ توبہ قبول فرم۔ یقیناً تو توبہ قبول کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔

[مصنف ابن ابی شیبہ (۱۰: ۲۳۴) رقم الحديث (۲۹۷۵۴)]

سیدنا ابوالموی الاشعربن عائشہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:  
 اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَ يَسِّرْ لِي أَمْرِي وَ بَارِكْ لِي فِي رِزْقِي  
 اَسْأَلُ اللَّهَ مِيرَءَ گُنَاهِ مَعَافَ فَرِمِيرَ مَعَالَاتٍ مِّنْ آسَانِي فَرِمَا، اور میرے رزق میں برکت

دے۔ [مصنف ابن ابی شیبہ (۲۲۸: ۱۰) و سنده صحیح]

سیدہ عائشہؓ نے یہ سنت رواہت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مجلس میں تشریف فرماتے یا نماز ادا فرماتے تو چند (دعائیے) کلمات پڑھتے تھے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے ان کلمات کے بارے پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر بات کرنے والا خیر و بھلائی اور نیکی کی بات کرے گا تو اس بات پر قیامت تک کے لیے مہربنت کرو دی جائے گی اگر اس کے علاوہ کوئی بات کرے گا، تو یہ دعا اس کے لئے باعث کفارہ ہو گی، وہ دعائیے ہے:

**سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَ يَحْمِدُكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَ أَتُوْبُ إِلَيْكَ**

اسے اللہ تو پاک ہے تیری ہی تعریف ہے، تیرے سوا کوئی معبد (برحق) نہیں، میں تجھے سے معافی کا

سوال کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں [مسند احمد ۶: ۷۷] شعب الایمان للبیهقی (۶۲)

نسانی کتاب السہو باب: نوع آخر من الذکر بعد التسلیم رقم الحدیث (۱۳۴۴) سنده صحیح

**صحابی رسول ﷺ کا بوقت وفات استغفار کی استدعا کرنا**

صحابہ کرام ﷺ کے نزدیک استغفار کیا ابھیت تھی اس کا اندازہ آپ اس واقعہ سے لگا سکتے ہیں۔

صحابی رسول اپنی وفات کے وقت اہل خانہ سے یہ استدعا کر رہے ہیں کہ جب وہ فوت ہو جائے تو آقا ﷺ سے اس کے لیے استغفار کروا یا جائے (سیدنا ابوالموی الاشعربن عائشہؓ نے) کرم ﷺ کرتے ہیں کہ بنی مکرم ﷺ نے (وضو) کے لیے پانی مٹکوا یا اور وضو کیا پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور یوں دعا کرنے لگے۔

**اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدِ ابْنِ عَامِرٍ وَ رَأْيَتُ بِيَاضِ إِبْطَئِي فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ**

الْقِيَامَةُ فَوْقَ كَثِيرٍ مِّنْ خَلْقِهِ مِنَ النَّاسِ

اے اللہ عبد ابو عامر کو معاف فرمادے اور میں نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی پھر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے اللہ سے (عبد ابو عامر) اپنی تخلوق کے اکثر لوگوں پر فوکیت عطا فرمادے۔ [بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء عند الوضوء رقم الحدیث (۶۳۸۲)]

(سیدنا) عبد ابو عامر ﷺ کو جب تیر لگا تیر نکال دیا اور اپنے بخشش کو کہا کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو میر اسلام کہنا اور کہنا کہ میرے لیے استغفار کریں پھر وہ فوت ہو گئے نبی مکرم ﷺ کو جب یہ بات پہنچی تو آپ ﷺ نے اس کے لیے زبان بیوت سے دعا فرمائی۔

### مجاہس میں کثرت استغفار کا اہتمام

نبی کریم ﷺ ایک مجلس میں سو سترہ اللہ پاک سے بخشش مانگتے (سیدنا) عبداللہ بن عمر ﷺ نے نبی مکرم ﷺ کو مجلس سے کھڑے ہونے سے پہلے سو سترہ یہ دعا پڑھتے سن۔

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَقُّ الْقَيُومُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ  
میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں وہ ذات کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں مکروہ وہی زندہ اور ہمیشہ رہنے والا ہے اور میں اسی کی طرف توبہ کرتا ہوں۔ [سنن نسائی بحوالہ فتح الباری شرح صحیح بخاری  
کتاب الدعوات باب استغفار النبی فی الیوم واللیلة رقم الحدیث (۶۳۷) / ۱۲ (۳۷۹)]

### قطائے حاجت سے فراغت پر استغفار کا اہتمام

ہمارے پیارے نبی ﷺ جب قطائے حاجت سے فراغت کے بعد بیت الخلاء سے نکلتے تو بھی اللہ پاک سے بخشش مانگتے جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے امام المومنین (سیدہ) عائشہؓ سے مردی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء سے خارج ہوتے تو کہتے۔ عَفْرَانَكَ أَبَارِي تَعَالَى تَسْرِي  
بخشش مطلوب ہے۔

[سنن ابی داؤد کتاب الطهارة باب ما يقول الرجل اذا خرج من الخلاء رقم الحدیث (۳۰) ترمذی (۷) ابی ماجہ (۳۰۰) ارواء الغلبل : ۵۲]

اس حدیث رسول ﷺ سے استغفار کی اہمیت پر بڑی روشنی پڑتی ہے ظاہراً غور کیا جائے تو دعا اور

## توبہ و استغفار کے فوائد

محل دعائیں کوئی موافق نظر نہیں آتی لیکن حقیقت میں ان کے درمیان ایک گہر اعلق ہے۔ وہ اس طرح کہ مومن سے جب کوئی خطا سرزد ہو جائے تو روحانی طور پر اس کی طبیعت میں انقباض اور ثقل سا پیدا ہو جاتا ہے یعنی اس میں بے اطمینانی و بے سکونی پیدا ہو جاتی ہے۔ یعنیہ بھی حالت ہر انسان کی اس وقت ہوتی ہے جب اسے بول و براز کی حاجت لاحق ہو، یعنی اس کی طبیعت میں انقباض و ثقل پیدا ہو جاتا ہے۔ اور وہ اپنے جسم سے اس بوجھ کو کم کرنے کے لیے بیت الحلاعہ کا رخ کرتا ہے۔

آتا ہے، اتنا قضاۓ حاجت سے فراغت کے بعد باری تعالیٰ سے بخشش طلب کرتے اس سے مقصود یہ ہوتا کہ اللہ جس طرح تو نے میرے معدہ سے بول و براز کے اخراج کے ذریعہ سے میرے جسم کو راحت اور اطمینان عطا کیا اور طبیعت سے انقباض و ثقل کو دور کیا ہے۔ اسی طرح میرے گناہوں کی معانی کے ذریعہ سے میری روح کو راحت و اطمینان عطا فرمایا اور اس سے ثقل و انقباض کو دور فرمادے۔

### ”ایک اشکال اور اس کا ازالہ“

نبی کرم ﷺ بیت الحلاعہ سے فراغت کے بعد اللہ سے بخشش مانگتے جبکہ بخشش ارتکاب گناہ پر مانگی جاتی ہے اور انیاء معموم ہوتے ہیں تقریباً اسی قبیل کی آیات قرآن مجید میں بھی موجود ہیں: مثلاً  
 وَاسْتَغْفِرِ اللَّهِ وَاسْتَغْفِرِ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ  
 اس بارے ص/ 6,5 پر بحث موجود ہے اس لیے حکماء اشیٰ سے اجتناب ہی میں عافیت ہے:  
 تفصیل کا طالب ماقبل رجوع کرے۔

### تمدین میت سے فراغت پر استغفار کا اہتمام

استغفار کی اہمیت اور مقام کا اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ نبی کرم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب تمدین میت سے فارغ ہوتے تو اس کے لیے بخشش کی دعا مانگتے بلکہ اپنے اصحاب کو بھی حکم فرماتے (سیدنا) عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کی تدبیح سے فارغ ہوتے تو اس پر تھہر تے اور فرماتے

**إِسْتَغْفِرُ وَالْأَخْيَرُكُمْ وَصَلُوْلُ اللَّهِ الْتَّشِيَّتَ فَإِنَّهُ أَلَّا نَ يُسَأَلُ**

اپنے بھائی کے لیے بخشش طلب کرو اور اس کے لیے ثابت قدی کا سوال کرو یقیناً اس سے اب سوال کیا جا رہا ہے۔ ابو داؤد کتاب الجنائز باب الاستغفار عند القبر للميٰت رقم الحديث (۳۲۲۱) مسندرک حاکم ۱: (۵۶: ۴) بیهقی (۳۷۰)

دوسری روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ نبی مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب قبرستان تشریف لے جاتے تو اس وقت بھی اہل قبور کے لیے سلامتی اور بخشش کی دعا کا اہتمام فرماتے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

كُلَّمَا كَانَ لِيَلْتَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقُولُ أَسْلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٌ مُؤْمِنُونَ وَآتَاكُمْ مَا تُوعَدُونَ غَدًا مُوْجَلُونَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَكُمْ لَا حِقُونَ اللَّهُمَّ أَغْفِرْ لِأَهْلِ الْبَقِيعِ الْغَرْقَدِ جس رات رسول اللہ ﷺ کے پاس ان کی باری ہوتی تو آپ ﷺ رات کے آخری حصے بیچ قبرستان کی طرف نکلتے اور یہ دعا پڑھتے:

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٌ مُؤْمِنُونَ وَآتَاكُمْ مَا تُوعَدُونَ غَدًا مُوْجَلُونَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَكُمْ لَا حِقُونَ اللَّهُمَّ أَغْفِرْ لِأَهْلِ الْبَقِيعِ الْغَرْقَدِ

اے گھروں والو مومن لوگو تم پر سلامتی ہو اور کل جلد ہی جس کا تم وعدہ دیے جاتے تھے، تھیں مل جائے گا اور بے شک اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔ اے اللہ اہل بیچ کو معاف فرمادے۔ اسلام کتاب الجنائز باب ما یقال عند دخول القبور والدعاء لا هلها رقم الحديث: (۹۷۴) شرح السنہ للبغوی رقم: (۱۵۵۶)

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے قطر از ہیں:

ذکر حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْقُبُورِ وَسَلَّمَهُ، عَلَيْهِمْ فِيهِ جَوَازُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ لِلاغْتِيَارِ وَالدُّعَاءِ لَهُمْ وَجَوَازُ التَّرَحُّعِ عَلَى أَهْلِ الْقُبُورِ وَالاستغفار لَهُمْ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ذکر کردہ حدیث کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان گئے اور ان کے

## توبہ و استغفار کے فوائد

40

لیے سلامتی کی دعا کی اس حدیث میں صحیح حاصل کرنے اور مردوں کے لیے دعا کرنے کے لیے زیارت قبور کا جواز ہے اور اسی طرح اہل قبور کے لیے دعائے رحمت اور بخشش کرنے کا بھی جواز ہے۔  
[اکمال المعلم بفوائد مسلم (۴۴۷ / ۳)]

**”ہمارا اللہ تَوَاب ہے“**

اللہ جل شانہ کے تواب ہونے کا معنی یہ ہے کہ انسان جب بھی خالق کائنات کے سامنے اپنے دست سوال کو پھیلانے اس سے بخشش مانگئے اس کے آگے مجرم و اکساری کرے تو ضرور بالضرور اللہ پاک اپنے اس بندے کی توبہ کو شرف قبولیت بخشنے ہیں۔

### توبہ کے کہتے ہیں؟

امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ بایں الفاظ قطر از میں

أَتَوَابُ الَّذِي يَعُودُ إِلَى الْقُبُولِ كُلَّمَا عَادَ الْعَبْدُ إِلَى الَّذِنْبِ وَتَابَ  
توبہ وہ ذات ہے کہ جب بھی بندہ گناہ کر کے اس کے آگے توبہ کرے تو وہ اسے شرف قبولیت  
سے نوازے۔ [فتح الباری (۱۳: ۳۸۳)]

اللہ تبارک و تعالیٰ کی صفات میں سے ہے کہ وہ اپنے بندوں کو بخشت اور ان کی توبہ قبول کرتا ہے جیسا کہ درج ذیل آیات اور احادیث اسی بات کی عکاسی کرتی ہیں:

اللہ تبارک و تعالیٰ کے جلیل القدر بخبر ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام مکمل کعبہ کی تعمیر سے فراغت کے بعد اپنے رب سے بایں الفاظ دعا گو ہوئے :

وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَابُ الرَّحِيمُ (المقرة: ۱۲۸)

اور تو ہماری توبہ قبول فرمائی گئی تو ہی توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

ابو عبد الله محمد بن احمد الانصاری القرطبی اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ابراہیم اور اسماعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام کا کہنا (وَتُبْ عَلَيْنَا) اور تو ہماری توبہ قبول

فرا: اس کا کیا معنی ہے۔ علماء نے اختلاف کیا ہے کیونکہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام معموم ہوتے ہیں۔ ایک جماعت کا کہنا ہے کہ (یہاں توبہ سے مراد) ثابت قدی اور دوام طلب کرنا مقصود ہے۔ نہ اس لیے کہ ان کے گناہ تھے، میں (ابو عبد اللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی) کہتا ہوں کہ یہ معنی بھی درست ہے لیکن اس سے بہتر معنی وہ یہ ہے جب ابراہیم اور اسماعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام نے مناسک حج کو معلوم کر لیا اور بیت اللہ بھی تعمیر کر دیا تو ارادہ کیا کہ لوگوں کے لیے وضاحت کرو دیں اور انھیں معلوم کروادیں کہ یہ مقام ازالۃ الذنوب اور طلبیت توبہ کا مقام ہے۔ (الجامع لاحکام القرآن ۲: ۸۹) المحرر الوجيز فی تفسیر الكتاب العزیز (۲۱۱: ۱)

الامام الشیخ الخطیب شریف بنی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر ان الفاظ کے ساتھ کرتے ہیں (ابراهیم اور اسماعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام) نے اپنے اللہ سے توبہ کا سوال کیا باد جوداں کے کہ وہ دونوں پیغمبر معموم عن الذنوب تھے فقط کسر نفسی کے لیے اور اپنی اولاد کی رہنمائی کرنے کے لیے (کہ وہ بھی باری تعالیٰ سے توبہ کیا کریں) (السراج المنیر ۱: ۱۴۸)

امام ابو اسحاق احمد المعروف بالامام الشعلبی بایں الفاظ تفسیر بیان کرتے ہیں (وَتُبْ عَلَيْنَا اور تو ہماری توبہ قبول فرما) یعنی ہم سے درگزر فرمادا اور ہم پر شفقت و رحمت کے ساتھ رجوع فرمادا (انکَ أَنْتَ التَّوَابُ الرَّحِيمُ یعنی تو ہی توبہ قبول کرنے والا ہم ہیں) یعنی درگزر کرنے والا اور اپنے بندوں پر رحمت کے ساتھ رجوع فرمانے والا۔

(الکشف والیان المعروف تفسیر الشعلبی ۱: ۲۷۶)

[Image]

آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام خروج جنت کے بعد اپنے خالق حقیقی سے دعا گو ہونے لگے۔ لیکن کیسے باری تعالیٰ سے چند کلمات سکھے ان کے اس واقعہ کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی پاک کلام میں بایں الفاظ بیان کیا ہے فرمان باری تعالیٰ ہے:

فَتَعَلَّقَ آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَعَابَ عَلَيْهِ إِنَّهُ هُوَ التَّوَابُ الرَّحِيمُ (آل بقرة: ۳۷)

پس آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب سے چند کلمات سکھے پس اس نے اس کی توبہ قبول فرمادا

لی یقیناً و توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

وہ کونے کلمات تھے جو آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب سے سکھے اور پھر ان کے ذریعہ سے اپنے خالق سے دعا کی گو کہ مفسرین نے اس کے بارے مختلف اقوال بیان کئے ہیں جنہیں مطولات میں دیکھا جاسکتا ہے۔ بعض لوگوں نے تو اس کی تفسیر میں اسکی باتیں لکھیں کہ جن کی وجہ سے شرک کا چور دروازہ کھلتا ہے وہ کون لوگ ہیں جنہیں ان کا علم ہے چونکہ وہ ہمارا موضوع بحث نہیں اس لیے ہم ان کی طرف التفات مناسب نہیں سمجھتے۔ سب سے بہترین بات جو اس آیت کی تفسیر میں کی گئی ہے وہ بات خود نص قرآنی سے ثابت ہے اس لیے رجوع الی اشیٰ الا خردست نہیں ہے۔ دوسرے مقام پر آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعائیے کلمات کو باری تعالیٰ نے باس الفاظ بیان فرمایا ہے:

﴿ قَالَ رَبُّنَا ظَلَمْنَا أَنفَسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَا مِنَ الْخَسِيرِينَ ﴾

ان دونوں نے کہا اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اگر تو نہ ہمیں معاف نہ کیا اور ہم

پر رحم نہ کیا تو ضرور ضرور ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ (الاعراف: ۲۳)



ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يُرِيدُ اللَّهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَّةَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ

وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (النساء: ۲۶)

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ (اپنی آیتیں) تم سے کھول کھول کر بیان فرمائے اور تم کو اگلے لوگوں کے طریقے بتائے اور تمہاری توبہ قبول فرمائے اور اللہ تعالیٰ جانتے والا حکمت والا ہے۔

یہ آیت کریمہ بھی اللہ پاک کے تواب ہونے کی میں دلیل ہے۔



ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ اللَّهَ كَانَ تَوَابًا رَّحِيمًا (النساء: ۱۶)

یقیناً اللہ تبارک و تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

### پانچویں آیت

ایک دوسرے مقام پر بایں الفاظ ارشاد فرمایا:

هُوَ يُذِهِبُ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ وَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَ اللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٤﴾

اور (اللہ تعالیٰ) ان کے دلوں سے غصہ دور کرے گا اور جس کی چاہے گا تو بہ قبول کرے گا اور اللہ

تبارک و تعالیٰ جانے والا حکمت والا ہے۔ (التوبہ: ۱۵)

یہ آیت کریمہ باری تعالیٰ کی صفت تواب کو بیان کر رہی ہے اور اسی طرح مابعد آیات بھی۔

### چھٹی آیت

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَ اللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (التوبہ: ۲۷)

پھر اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے بعد جس پر چاہے توبہ قبول فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

### سماں آیت

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ اللَّهَ تَوَابُ الرَّحِيمُ (حجرات: ۱۲)

یقیناً اللہ تبارک و تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

### سیماں آیت

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

آمُّمٌ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ هُوَ يَقْبِلُ التَّوْبَةَ عَنِ عِبَادَةٍ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ وَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ

الْتَّوَابُ الرَّحِيمُ (التوبہ: ۱۰۳)

کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ خدا ہی اپنے بندوں سے توبہ قبول فرماتا ہے۔ اور صدقات لیتا ہے۔ اور

بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔



ارشاد باری تعالیٰ ہے:

**حَمْدَ تَسْرِيْلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيِّمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَ قَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعَقَابِ ذُنْقُ الطَّوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ** (مومن: ۱ تا ۳)

حمد اس کتاب کا نازل فرمانا اس اللہ کی طرف سے ہے جو غالب اور دانا ہے گناہ کو بخشنے والا، توبہ قبول فرمانے والا، بخت عذاب والا، انعام و قدرت والا جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ اسی کی طرف واپس لوٹنا ہے۔

(سیدنا) عمر بن خطاب رض سے ایک شخص آ کر مسئلہ پوچھتا ہے کہ میں نے کسی کو قتل کر دیا ہے کہ میری توبہ قبول ہو سکتی ہے۔ آپ نے شروع سورت کی دو آیتیں تلاوت فرمائیں اور فرمایا تا امید نہ ہو اور نیک عمل کے لیے جا [ابن کثیر (۴: ۵۱۰)] ان تینوں آیات میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی متعدد صفات مذکور ہیں: ان میں سے ایک صفت قابل التوبہ یعنی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرنا بھی ہے گو کہ مذکورہ بالا آیات سے کئی ایک فوائد حاصل ہو رہے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ان آیات سے اللہ تبارک و تعالیٰ کی صفت تواب پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ تاہم یاد رہے کہ جس طرح قرآنی آیات اللہ تبارک و تعالیٰ کی صفت تواب پر دلالت کرتی ہیں بعضہ اسی طرح فرائم رسول ﷺ بھی اس کی طرف رہنمائی کرتے ہیں (سیدنا)

عبدالله بن عمر و رض سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

**{إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ مَالَمْ يُغَرِّ غَرْ}**

یقیناً اللہ عزوجل جل سیفے کی توبہ قبول فرماتا ہے گلے میں دم اکٹنے تک۔ [ابن ماجہ کتاب الزهد، باب ذکر التوبۃ رقم الحديث (۴۳۲۹)] قال ابوصیری هذا استاد ضعیف لتدعیس الولید و مکحول۔ الل مشقی وایضاً اخرجه الترمذی فی الدعوات عن ابراهیم بن یعقوب عن علی بن عباس و عن محمد بن بشار بن ابی عامر العقدی کلاماً عن عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان عن ابیه عن مکحول عن جعیر بن نفیر عن عبد الله بن عمر بن الخطاب و کذا رواه ابن حبان فی صحيحه والحاکم فی المستدرک من طریق ابن ثوبان به قال المزی و قع عند ابن ماجہ عبد الله بن عمر و وهو هم والصواب عن عبد الله بن عمر ابن الخطاب]

یہ حدیث بھی اللہ تبارک و تعالیٰ کی صفت توبہ پر دلالت کرتی ہے یعنی فرشتہ موت کی آمد سے قبل انسان کسی بھی وقت اپنے رب سے توبہ و استغفار کر لے بشرطیکہ صدق دل سے ہو تو یقیناً آدمی اللہ پاک کو تواب ہی پائے گا۔

### ”توبہ و استغفار اہل ایمان کی صفت“

توبہ و استغفار ایسا عظیم عمل ہے کہ اس کے قائل و فاعل اللہ کے انبیاء و ملائکہ اور صلحاء لوگ ہیں ایک شیرب جب کسی کام کو کرتا ہے اور لوگوں کو کرنے کا حکم دیتا ہے تو یقیناً وہ عمل فوائد و ثمرات کثیرہ سے خالی نہیں بلکہ مملوہ ہوتا ہے۔



یوسف عليه السلام کے بھائیوں کو جب اپنی غلطی کا احساس ہوا جو انہوں نے یوسف عليه السلام کو کنویں میں پہنچنے کے بارے میں کی تھی تو اپنے باپ یعقوب عليه السلام کے پاس آئے اور اپنے لیے استغفار کی درخواست کرنے لگے، اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس واقعہ کو اپنی پیاری کلام میں بایں الفاظ بیان فرمایا ہے:

**قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَطِيئِينَ قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ**

إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (یوسف: ۹۸، ۹۷)

اے ابا جان ہمارے لیے ہمارے گناہوں کی بخشش مالکیے یقیناً ہم خطا کار ہیں اس (یعقوب عليه السلام) نے کہا عنقریب میں تمہارے لیے اپنے رب سے بخشش مانگوں گا، بے شک وہ بخشش والا رحم کرنے والا ہے۔

یوسف عليه السلام کے بھائیوں نے اپنے باپ یعقوب عليه السلام سے اپنے لیے استغفار کرنے کی درخواست کیوں کی ابوالحسن علی بن محمد بن حبیب الماوردي البصري (المتوفى ۴۵۰) اس بارے لکھتے ہیں، اس لیے کہ انھیں اپنے باپ کی نبوت کا کامل یقین ہو چکا تھا اور اپنے باپ کی دعا کی قبولیت کا بھی پختہ یقین ہو گیا تھا۔ [النکت والعلیون تفسیر الماوردي (۷۹:۴)]

امام برهان الدین ابی الحسن ابراهیم بن عمر البقاعی، (المتوفی ۸۸۵) اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: جب انہوں (یعنی یوسف عليه السلام کے بھائیوں) نے

## توبہ و استغفار کے فوائد

46

اپنے باپ سے اپنے گناہوں کا استغفار کرنے کا سوال کیا تو سوال کی علت بھی بیان فرمائی کہ (ہمیں) اپنے گناہوں کا اعتراف ہے کیونکہ اعتراف گناہ توبہ کی شرط ہے۔ جیسا کہ تبیٰ حکم علیحدہ نے ارشاد فرمایا: بے شک بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کرنے کے بعد توبہ کرتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتے ہیں۔ پس انہوں نے اپنی توبہ میں اخلاص کو ثابت کرنے کے لیے تاکید کیا۔ اُنا گُناہ خطيثینَ بے شک ہم گنہگار ہیں۔ یعنی گناہ کا اقرار کرتے ہوئے جس کا ارتکاب ہم نے یوسف علیہ السلام کے معاملہ میں کیا۔ پھر اس کے بعد یعقوب علیہ السلام کا جواب نقل کیا، [نظم الدرر فی تناسب الآیات وال سور (۹۷:۴)] امام محمد السرازی فخر الدین بن العلامہ ضیاء الدین عمر (المتوفى ۴۶۰) اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں ”کلام کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ (یعقوب علیہ السلام) نے ان کے لیے اس وقت استغفار نہیں کیا۔ بلکہ ان سے وعدہ فرمایا کہ بعد میں ان کے لیے آپ علیہ السلام استغفار کریں گے۔

### مفسرین کے اقوال

مفسرین حضرات نے اس کے معنی کی تعبیر میں متعدد صورتوں پر اختلاف کیا ہے ((جن میں سے چند درج ذیل ہیں))

اول، (سیدنا) عبداللہ بن عباس علیہما السلام اور ان کے علاوہ اکثر مفسرین کا کہنا ہے کہ یعقوب علیہ السلام نے ارادہ فرمایا کہ ان کے لیے (اپنے بیٹوں) سحری کے وقت میں استغفار فرمائیں گے، کیونکہ یہ وقت تمام اوقات میں سے رجاء قبولیت کے لیے موافق ترین وقت ہے۔

الثانی، (سیدنا) عبداللہ بن عباس علیہما السلام سے ایک دوسری روایت میں یہ قول بھی مردی ہے کہ یعقوب علیہ السلام نے جمع کی رات تک استغفار کو مؤخر کیا۔ کیونکہ لیلۃ الحجۃ بھی قبولیت کے لیے موافق ترین رات ہے۔ [البحر المدید فی تفسیر القرآن المجید ۵: ۴۵] جامع البيان عن تأویل آی القرآن (۸: ۸۵) فتح القدیر (۳: ۵۵) الكشف والبيان المسمى تفسیر الشعلی (۵: ۲۵۷) الوسيط فی تفسیر القرآن المجید (۲: ۲۶۴) المحرر الرجیز فی تفسیر الكتاب العزيز (۲: ۲۸۰) رموز الکنز فی تفسیر الكتاب العزيز (۳: ۴۱۷) نظم الدرر فی تناسب الآیات وال سور (۴: ۹۸)

اس بات کی تائید اس قول سے بھی ہوتی ہے۔ مخارب بن دثار فرماتے ہیں کہ میرا بچا مسجد میں آیا کرتا، اس نے کہا کہ میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کے پاس سے گزرا تو میں نے اُسیں یہ دعا کرتے ہوئے سن۔

(اللَّهُمَّ إِنِّي قَدْ دَعَوْتُنِي فَاجْبِتْ وَأَمْرَتْنِي فَاطْعِنْ وَهَذَا سُحْرٌ فَاغْفِرْ لِي)  
اے اللہ تو نے مجھے (ایپی اطاعت و فرمانبرداری) کی دعوت دی پس میں نے قبول کر لی (یعنی میں نے تیری اطاعت و فرمانبرداری کی) اور تو نے مجھے (اپنے امکانات بجالانے کا) حکم دیا پس میں اسے بجا لایا (اور) یہ سحر کا وقت ہے۔ پس تو مجھے معاف فرم۔ پس میں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس متعلق سوال کیا تو فرمانے لگے بے شک یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کے لیے (استغفار) کو سحری تک موخر کیا۔ جیسا کہ ان کافر مان ہے وہ عنقریب میں تمہارے لیے اپنے رب سے استغفار کروں گا۔ [رموز الکنوں فی تفسیر الكتاب العزيز (۲۱۷:۳) تفسیر الطبری (۶۴:۱۲) ابن ابی حاتم (۲۲۰۰:۷)]

الثالث: (یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کے لیے استغفار کو مؤخر کیا) تاکہ معلوم کر لیں کہ کیا اُنھوں نے حقیقت تو بکی ہے یا نہیں اور کیا ان کی توبہ میں کامل اخلاص ہے یا کرنہیں۔ [النکت والعلیون تفسیر الماوردی ۸۰:۳] رموز الکنوں فی تفسیر الكتاب العزيز للامام عز الدين عبد الرزاق بن رزق الله الرسعنی الخبلی المتنوفی (۶۶:۳) تفسیر القرآن لأبي الظفر السمعانی المتنوفی (۴۸۹:۴) ۶۵ البحر الحمدید فی تفسیر القرآن المجید (۳۰۵:۳) تفسیر البحر المعجیط ۵: ۴۴ جامع البيان عن تأویل آی القرآن ۸۵:۸) فتح القدير (۵۵:۲) الكشف والنیان المسمی تفسیر الشعلی (۵: ۲۵۷) الرویط فی تفسیر القرآن المجید، (۲: ۶۳۴) المحرر الوجیز فی تفسیر الكتاب العزيز (۳: ۲۸۰)]

الرابع، جو تھا قول یہ ہے کہ آپ علیہ السلام نے اسی وقت ان (اپنے بیٹوں) کے لیے استغفار کیا۔ اور ان کی اس فرمان "میں عنقریب تمہارے لیے استغفار مانگوں گا" کا معنی یہ ہے کہ میں اس استغفار پر زمانہ مستقبل میں دوام و ہمکمل اختیار کروں گا، مروی ہے کہ یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹوں کے لیے میں سال تک ہر جمعہ کی رات کو استغفار کرتے رہے۔ [تفسیر الفخر الرازی (۶: ۱۷۵) السراج المنیر (۳: ۱۹۸)] ان آیات کی تفسیر میں مفسرین کے اور بھی بہت سارے اقوال ہیں۔ جنہیں احترامن الاطلاع، کی غرض سے میں نے ذکر نہیں کیا، ہر حال آیات مذکورہ بالا اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ استغفار کرتا یہ صفت

انبیاء ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَقُلْنَا دَائِنُودْ أَنَّا فَقْتَلْنَاهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَآذَابَ (ص: ۲۲)

اور داؤد ﷺ نے خیال کیا کہ (اس واقعہ سے) ہم نے ان کو آزمایا ہے تو انہوں نے اپنے پروردگار سے مغفرت مانگی اور جنک کر گر پڑے اور (اللہ کی طرف) رجوع کیا۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں بایں الفاظ قطر از ہیں۔ مفسرین نے یہاں پر ایک تصدیق بیان کیا ہے لیکن اس کا اکثر حصہ بنا سراستل کی روایتوں سے لیا گیا ہے حدیث سے ثابت نہیں ابن الی حاتم میں ایک حدیث ہے لیکن وہ بھی ثابت نہیں کیونکہ اس کا ایک راوی یزید رقاشی ہے۔ گوکر وہ نہایت نیک شخص ہے لیکن ہے ضعیف پس اولی یہ ہے کہ قرآن میں جو ہے اور جس پر یہ شامل ہے وہ حق ہے۔ حضرت داؤد صلی اللہ علیہ وسلم کا انھیں دیکھ کر گھبراانا اس وجہ سے تھا کہ وہ اپنی تہائی کے خاص خلوت خانے میں تھے اور پھرہ داروں کو منع کیا تھا کہ کوئی بھی شخص اندر نہ آئے اور یہاں کیا یہ ان دونوں کو جو دیکھا تو گھبرائے، عزیزی سے آخر تک ” سے مطلب بات چیت میں غالب آ جانا، دوسرا پر چھا جانا حضرت داؤد صلی اللہ علیہ وسلم کبھی گئے یہ اللہ تعالیٰ کی آزمائش ہے پس وہ رکوع سجدہ کرتے ہوئے اللہ کی طرف جنک کر پڑے نہ کوہ ہے کہ چالیس دن تک سجدہ سے سرنہ اٹھایا پس ہم نے اسے بخشش دیا [تفسیر ابن کثیر ۴: ۴۴۸] اردو طبع مکتبہ قدوسیہ] پس گذشتہ آیت کی طرح یہ آیت کریمہ بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ توبہ و استغفار انبیاء کرام صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت عظیمہ ہے جبکہ وہ نقوص قدیمہ ذنوب صغیرہ و کبیرہ سے بالکل پاک و مبرائیں درحقیقت ان کے اس عمل سے ہمیں درس و نصیحت حاصل کرنا چاہیے کہ جو گناہوں کے صراویں میں سیر کرتے رہتے ہیں تاکہ توبہ و استغفار کے ذریعہ سے باری تعالیٰ ہمارے دامنوں کو ذنب سے پاک و صاف کر دے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ أَمْنُوا طَرَبَنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَئٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا فَأَغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِيمُهُ عَذَابُ الْجَنِّيمِ (مومن : ۷)

جو لوگ عرش کو اندازے ہوئے اور جو اس کے ارد گرد (حلقہ باندھے ہوئے) ہیں (یعنی فرشتے) وہ اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ شیع کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایسے لوگوں کیلئے استغفار کرتے ہیں جو ایمان لائے کہ اے ہمارے پروردگار تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز کو حاطط کیے ہوئے ہے تو جن لوگوں نے توبہ کی اور تیرے رستے پر چلنے ان کو بخش دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔ تقریباً اسی معنی کی ایک آیت سورۃ الشوری میں بھی ہے۔ ویکھیے (الشوری : ۵)

### ”لعنت سے بچنے کا ذریعہ“

”لعنت کی تعریف“

امام ابن تھیبہ رض فرماتے ہیں کہ لعنت کا لغوی معنی ہے دھکارنا اور (رحمت) سے دور کرنا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ابلیس پر لعنت بھیجنے کا معنی ہے دھکارنا اور اپنی رحمت سے دور کرنا، پھر یہ لفظ بطور ایک مقولہ کے استعمال ہونے لگا۔ (زاد المسیر ۱: ۱۴۳)

### ”اللہ تبارک و تعالیٰ کے لعنت بھیجنے کا معنی“

اللہ تبارک و تعالیٰ کے لعنت بھیجنے سے مقصود اس کا غصہ اور بندے کو اپنی رحمت سے دور کرنا ہوتا ہے۔ (نظم الدرر فی تناسب الآیات والسور ۲: ۱۲۲)

اس مختصر بحث سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے لعنت بھیجنے کا معنی اپنی رحمت سے بندے کو دور کرنا، اور اس پر غصہ ہونا ہے ایسا آدمی جو اللہ تبارک و تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرے۔ اسی کے سامنے گڑگڑائے اور عجز و اکساری کے ساتھ باری تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگے، تو باری تعالیٰ اس پر لعنت نہیں بھیجتے اور نہ اسی اپنی رحمت سے محروم کرتے ہیں بلکہ ایسا بندہ خالق کا نکات کی زندگی محبوب اور اس کی وسیع رحمت کا سختی نہ سمجھتا ہے۔ میرے بھائیو آؤ، قرآن کو پڑھو، اور دیکھو کہ کیسے اللہ تبارک و تعالیٰ

## نوبہ واستغفار کی فوائد

50

اپنے بندوں کو لعنت سے محفوظ فرمایا کہ اپنی وسیع رحمت کا نزول اس پر فرماتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ، مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّعْنُونَ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولَئِكَ اتُّوْبُ عَلَيْهِمْ وَآتَا النَّوَافِدَ الرَّحِيمُ (البقرة: ۱۱۰)

جو لوگ چھپاتے ہیں جسے واضح نشانیوں اور بہایت میں سے ہم نے نازل کیا باوجود یہکہ ہم نے ان لوگوں کے (سمجھانے کے) لیے اپنی کتاب میں کھول کھول کر بیان کر دیا ہے۔ بس یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ اور تمام لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں، ہاں جو توبہ کرتے ہیں اور اپنی حالت درست کر لیتے ہیں اور (احکام الٰہی) کو صاف صاف بیان کر دیتے ہیں پس یہی لوگ ہیں جن کی توبہ میں قبول کر لیتا ہوں اور میں ہی توبہ قبول کرنے والا ہم بیان ہوں۔

ان دونوں آیات سے درج ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

① کتمان علم کا ارتکاب کرنے والوں کی سزا ② جو لوگ اس گناہ کبیرہ کے ارتکاب کے بعد توبہ کر لیں، ان کی جزا ③ اللہ پاک اپنے بندوں کی توبہ قبول کرنے والا اور ان پر حرم کرنے والا ہے۔

### ”کتمان علم بہت بتا گناہ ہے“

پہلی آیت میں ایسے لوگ جو کتمان علم کا ارتکاب کرتے ہیں ان کی وعدید بیان ہوئی ہے کہ ایسے لوگوں پر اللہ کی بھی لعنت اور لوگوں کی بھی لعنت ہے کیونکہ من جانب اللہ ملے ہوئے علم کو چھپانے سے اللہ پاک نے منع فرمایا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَلِمُسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَعْكِمُوا الْحَقَّ وَإِنْتُمْ تَعْلَمُونَ (البقرة: ۳۲)

اور حق کو باطل کے ساتھ خلط ملطنه کرو اور نہ حق کو چھپا جو جب کتم جانتے ہو۔

نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

(مَنْ سُبْلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ الْجَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِعَاجِمٍ مِنْ نَارِ)

جس آدمی سے علم کی (کوئی) بات پوچھی گئی اس نے اسے چھپایا (یعنی بتالی نہیں) تو اسے

قیامت کے دن جہنم کی لگام پہنائی جائے گی۔

ابو داؤد کتاب العلم باب کراہیہ منع العلم رقم الحدیث (۳۶۵۸) ترمذی ابواب العلم  
باب ماجاء فی کتمان العلم رقم الحدیث (۲۶۴۹) صحیح ابن حبان رقم الحدیث [۹۵]

علام حراثی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

(فَمَا بَيْنَهُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى فِي الْكِتَابِ لَا يَجِدُ كَتَمَةً)

جس چیز کو اللہ سبحان و تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے اسے چھپانا جائز نہیں ہے۔

(نظم الدرر فی تناسب الآيات وال سور ۱: ۲۸۹)

ابوالعلیٰہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ انہوں نے

نبی مکرم علیہ الصلوات والسلام کی صفت کو چھپایا۔ (تفسیر ابن کثیر، ۳۴۳: ۱)

درن بالا آیات میں لعنت کے ذریعہ سے کتمان علم لوگوں کے لیے سخت وعید بیان کی گئی ہے تاہم ان لوگوں کو مستثنی کر دیا۔ جو توبہ کرنے والے اپنے رب سے بخشش مانگنے والے اپنے اعمال کی اصلاح کرنے والے ہیں یعنی ان پر اللہ کی لعنت نہیں ہوگی بلکہ یہ اس سے محفوظ ہوں گے، اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءُهُمْ الْبَيِّنَاتُ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّلِيلَوْمَينَ ۝ أُولَئِكَ جَزَاءُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمُلَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجَمِيعِينَ ۝ خَلِدِيْنَ فِيهَا لَا يُخَفَّ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ۝ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذِلْكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ (آل عمران: ۸۱ تا ۸۹)

کیسے ہدایت دے اللہ تبارک و تعالیٰ ایسے لوگوں کو کہ جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا، اور رسول ﷺ کے تھے ہونے کی گواہی بھی دی۔ اور ان کے پاس واضح نشانیاں آئیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ ظالم قوم کو بدایت نہیں دیتا۔ یہی لوگ ہیں جن کی جزا یہ ہے کہ ان پر اللہ، ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ وہ اس (لعنت) میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان سے عذاب بلکہ انہیں کیا جائے گا اور نہ ہی ڈھیل دیئے جائیں گے۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے اس کے بعد توبہ کی اور (اپنے اعمال) کی اصلاح کی پس یقیناً اللہ

## توبہ و استغفار کے فوائد

52

تبارک و تعالیٰ بخشنے والا ہم بران ہے۔

یہ آیات حارث بن سوید کے بارے نازل ہوئیں (سیدنا) عبداللہ بن عباس رض بیان کرتے ہیں کہ انصار قبیلہ میں سے ایک آدمی (حارث بن سوید) اسلام لایا، پھر مرتد ہو گیا، اور اہل شرک سے جاملاً، پھر (اپنے کہنے پر) پیشیاں ہوا پس اس نے اپنی قوم کو بھیجا کہ تم میرے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرو کیا میرے لیے توبہ ممکن ہے۔ عبداللہ عباس رض فرماتے ہیں اس پر (آل عمران کی ۸۹۶) آیات نازل ہوئیں۔

(زاد المیر ۱: ۳۴۰ - ۳۵۹) فتح القدیر (۱: ۳۶۰) السراج المنیر ۱: ۳۶۰ نسائی، ابواب تحریم الدم باب توبۃ المرتد، رقم الحدیث [۴۰۶۸]

ان آیات کریمہ میں اسلام سے مرتد ہو جانے کی وعید بیان ہوئی ہے یعنی ایسا آدمی جو اسلام قبول کرنے کے بعد پھر کفر و شرک کے گھٹاٹوپ اندر ہوں میں چلا جائے اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے تاہم ایسے لوگ جنہوں نے اسلام سے مرتد ہو جانے کے بعد توبہ کر لی۔ اپنے گناہوں کی رب تعالیٰ سے بخشش مانگ لی۔ اپنے اعمال کی اصلاح کر لی تو وہ ان جمیع کی لعنت سے مُستثنی ہیں اور ان سب کی لعنت سے نجی جائیں گے یہ دونوں واقعات اس بات کی بین دلیل ہیں کہ توبہ و استغفار لعنت سے بچنے کا ذریعہ ہے۔

### ”توبہ کرنے والے اللہ کے محبوب ہیں“

وہ لوگ جن کے دلوں میں دنیا کی ہوس جاگزیں ہوتی ہے ہم وقت حصول دنیا میں معروف رہتے ہیں اور اہل دنیا کی محبت اور قرب حاصل کرنے کے لیے تمام قسم کے اسباب دنیوی بروئے کار لانے پڑیں تو لاتے ہیں جب کہ اس وقت حلال و حرام، حق و باطل، ظلم و عدل کی تیزی ختم ہو جاتی ہے اپنے دلوں میں تمنا اور امید صرفھوں دنیا کی ہوتی ہے۔ یعنی یہ سب کچھ اس لیے کرتے ہیں کہ ان کے قرب و محبت سے دنیا حاصل ہو گی، لیکن وہ لوگ جن کے دلوں میں خشیت اللہ پائی جاتی ہے۔ وہ اہل دنیا کی محبت و قرب کے لیے تنگ و دونہیں کرتے بلکہ وہ ان اسباب کو تلاش کرتے ہیں جنہیں بروئے کار لانے سے انھیں اللہ کا قرب اور محبت حاصل ہو جائے خالق کائنات نے اپنی پیاری کتاب قرآن مجید میں اور

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرائیں عالیہ میں محبت الہی کے حصول کے ایسے بھول بکھیرے ہیں کہ جنہیں اپنے دامن ضعیف سے لگا کر بندہ پر ودگار کا قرب اور اس کی محبت کا مستحق تھہر سکتا ہے۔ پھر عظمتیں اور مقام یہیں تک نہیں ملتیں کہ وہ اس کا محبوب بن جاتا ہے بلکہ دنیا میں سبیوا لے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ اپنے خالق کے در پر آ کر ندامت و پیشانی کے آنسو بیانا اور اپنی سیاہ کاریوں کی معافی مانگنا بھی ان اسباب میں ایک بہت بڑا سبب ہے۔ اور واقعی جب بندہ اپنے رب کی بارگاہ میں توبہ کرے اس سے بخشش مانگے تو اللہ سے اپنے پسندیدہ اور مقریبین میں شامل فرمائیتے ہیں۔

### پہلی آیت:

الْتَّابِرَكُ وَتَعَالَى كَمُحَبِّ بَغْيَرِ شَعِيبٍ يَعْلَمُنَا فِي قَوْمٍ سَهْلَةٍ لَكُنْهُ :

وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبَّنِي رَحِيمٌ وَدُودٌ (ہود: ۹۰)

اور اپنے رب سے بخشش مانگو۔ پھر اس کی طرف پلٹ آؤ بے شک میرا رب نہایت رحم والا، بہت محبت والا ہے۔

امام جلال الدین بن عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی (المتوفی ۹۱۱) اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں ”ایسے آدمی کے لیے جو تمام گناہوں سے اس کی طرف توبہ کرے اور ودود کا معنی ہے یعنی وہ اس سے محبت کرتا ہے (جو اللہ سے توبہ و استغفار کرے) مزید یہ کہ پھر اپنے بندوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتے ہیں۔ (الدر المثور فی التفسیر العائز ۳: ۶۲۹)

ذکورہ بالا آیت میں لفظ ودود: کامی میان کرتے ہوئے امام ابن الابناری لکھتے ہیں۔ ودود اللہ تبارک و تعالیٰ کے اسماء میں سے ہے اور اس کا معنی ہے اپنے بندوں سے محبت کرنے والا۔ الوسيط فی تفسیر القرآن المجید ۲: ۵۸۷ زاد المسیر فی علم التفسیر ۴: ۱۵۲) تفسیر البغوي ۲: ۳۹۹) فتح القدير ۲: ۵۲۰)

اثیر الدین محمد بن یوسف بن علی بن یوسف ابن حبان الاندلسی ودود کا معنی میان کرتے ہوئے لکھتے ہیں ”مفسرین نے کہا ہے کہ ودود سے مراد ایسی ذات جو بندوں پر احسان کر کے ان کے ہاں محبوب تھہرے اور ایک قول یہ ہے اہل ایمان سے محبت کرنے والا، اور اس کی رحمت

اپنے بندوں کے لیے ہے اللہ تبارک و تعالیٰ کا اپنے بندوں سے محبت کرنا اس بات کا سبب ہے کہ وہ اس سے بخشنش مانگتے اور اس کے آگے توبہ کرتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہو (یعنی اللہ ان سے محبت نہ رہے) تو انہی تبارک و تعالیٰ انھیں بخشنش مانگتے اور اپنی طرف رجوع کرنے کی توفیق نہ دے۔ (البحر المحيط: ۵: ۳۳۲)

### دوسری آیت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

**إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ** (آل عمرہ: ۲۲۲)

بے شک اللہ ان سے محبت کرتا ہے جو بہت توبہ کرنے والے ہیں۔ اور ان سے محبت کرتا ہے جو بہت پاک رہنے والے ہیں۔

محبت الہی کا حاصل ہو جانا یقیناً ایک بہت بڑا عمل ہے۔ جب آدمی باری تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے تو اس کی دنیوی اور اخروی دونوں زندگیاں پر سکون اور پر راحت بن جاتی ہیں۔ انسانی مصائب و مشکلات کو اللہ تبارک و تعالیٰ دور فرمادیتے ہیں۔ درج بالا آیت کریمہ میں باری تعالیٰ نے اپنی محبت کے حصول کا ذریعہ توبہ بیان کیا ہے کہ توبہ کرنے والے اللہ پاک کے محبوب ہوتے ہیں۔

برہان الدین ابو الحسن ابراہیم بن عمر البقاعی (المتوفی ۵۸۸ھ) فرماتے ہیں "جب اللہ تبارک و تعالیٰ ایسے بندے سے محبت کرتے ہیں جو تکرار معاصی کے ساتھ تکرار توبہ کا بھی اہتمام کرتا ہے تو وہ ایسے توبہ کرنے والوں میں ہو جاتا ہے جن سے توبہ کے بعد کوئی لغزش واقع نہیں ہوتی۔ (نظم الدرر فی تناسب الآیات والسور: ۱: ۴۲۲)

### آخرین حدیث:

محمد بن الحفیہ اپنے باپ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

**{إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُؤْمِنَ الْمُفْتَنَ التَّوَّابَ}**

بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ ایمان والے، جسے مختلف طریقوں سے با تین کی جائیں (بوجہ تینکی ملعون و شنیع) بہت زیادہ توبہ کرنے والے سے محبت کرتے ہیں۔ [احفاف الخیرۃ المہرۃ رقم الحدیث]

(۹۵۱۴) و قال البوصیری عقب هذل الحديث رواه الحارث بن ابی اسامة و ابو یعلی الموصی  
وعبد الله بن احمد بن حنبل فی زوائدہ علی المسند وله شاهد من حدیث انس بن مالک رواه  
الترمذی وابن ماجه والحاکم وصححه وایضاً ذکرہ الهیشی فی بعثۃ الباحث (۱۰۸۳)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توبہ کرنے والے اللہ کے محبوب ہیں۔

### دوسری توبہ:

سیدنا انس بن مالک رض بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

**(اَكُلُّ بَنِي آدَمْ خَطَأً وَ خَيْرُ الْخَاطَائِينَ التَّوَّابُونَ)**

آدم کے تمام بیٹے خطاكار ہیں تاہم (ان میں) بہترین خطاكاروہ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں۔

(مستدرک حاکم کتاب التوبہ والاتابة باب خبر الخطائین التوابون رقم الحديث ۷۶۹۱) و قال  
هذا حديث صحيح ولم يخر جاه و ايضاً ذكره الترمذی فی الجامع (۲۵۰۱) وابن ماجه فی السنن  
(۴۲۵۱) والامام احمد فی المسند (۱۹۸:۳) والدارمی فی السنن ۳۰۳:۲ من هذا الوجه  
والبغوي فی شرح السنن (۱۳۰۷) ]

اس حدیث میں نبی مکرم ﷺ نے لوگوں میں سے بہترین ان لوگوں کو قرار دیا ہے۔ جو خطاكاری  
کے ساتھ اللہ تبارک و تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے اور اس سے توبہ کرتے ہیں۔

### تیسرا توبہ:

اللہ تبارک و تعالیٰ نے توبہ کرنے والوں کیلئے ایک ایسا دروازہ بتایا ہے جو دروازہ قیامت تک ان  
کے لیے کھلا رہے گا جیسا کہ ایک طویل حدیث میں مروی ہے۔ سفیان راوی فرماتے ہیں وہ (دروازہ)  
شام کی طرف ہے جسے اللہ تبارک و تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ جب سے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا ہے  
اور وہ توبہ کرنے والوں کے لیے کھلا ہے اسے بند نہیں کیا جائے گا، یہاں تک اس کی طرف (یعنی  
مغرب) سے سورج طلوع نہ ہو۔ [ترمذی رقم الحديث: ۳۵۳۶، ۳۵۳۵) ابن ماجہ رقم الحديث  
(۴۰۷۰) مسند احمد رقم الحديث (۴: ۲۲۹، ۷۹۵) معجم الكبير للطبراني رقم الحديث (۷۳۵۲)  
(۲۷۵۳) اس کی مسند حسن ہے]

یہ حدیث نبی ﷺ کی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ توابین اللہ کے ہاں بڑے محبوب ہیں۔

ان کے لیے اللہ پاک نے ایک دروازہ مہادیا: اور قیامت کے قائم ہونے تک فرمایا کہ جو آدمی بھی باری تعالیٰ کے سامنے توبہ کرے اللہ تبارک و تعالیٰ اس کی توبہ قول فرمائیں گے، پھر اس حدیث رسول ﷺ سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ توبہ کرنے میں جلدی کرنی چاہیے قبل اس کے کہندامت و پشیمانی کو کم فائدہ دے گی۔

### ”فلاح و کامیابی کا ذریعہ“

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَوْبِعَا أَيْهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (النور : ٣١)

اور تم سب اللہ کی طرف توبہ کرو اے مومنوں کو تم کامیاب ہو جاؤ۔

### فوائد

① آہت کے پہلے حصہ میں پڑہ کے احکامات کی وضاحت فرمائی کہ خواتین کن کن کے سامنے اپنی زینت ظاہر کر سکتی ہیں اور امر اور نو اہی دنوں تھے میں ممکن تھا کہ اہل ایمان اس حکم خداوندی میں تسامل کا شکار ہو کر انہیں کامیابی و کامرانی کی اصل منزل سے یکچھ رہ جاتے، باری تعالیٰ نے آہت کے آخری حصہ میں اہل ایمان کو توبہ و اذابت کی تلقین فرمائی۔ تاکہ وہ اپنے رب سے اپنی علیطیوں کی معافی مانگ کر کامیابی حاصل کر سکیں۔

② (سیدنا) عبداللہ بن عباس رض اس کی تفسیر بایں الفاظ بیان کرتے ہیں۔ ”جو کچھ حکم ایام جاہلیت میں کرتے تھے، ان (تفسیرات) کی اس سے توبہ کرو، تاکہ دنیا اور آخرين میں سعادت مندی حاصل کر سکو۔“ تفسیر الرازی (۱۹۰:۸) السراج المنیر ۴: ۳۹۶ البحار المعجیط (۵۵۰ / ۶)

### ”حصول بخشش کا ذریعہ“

پہلی آہت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

۴۷ وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجْدَ اللَّهَ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝  
اور جو بھی کوئی برآ کام کرے یا اپنی جان پر قلم کرے، پھر اللہ سے بخشش مانگے وہ اللہ کو بے حد بخشنے  
والا انہا بت مہربان پائے گا۔ (السام: ۱۰۰)

یعنی جو آدمی برآ کی کارکاب کرے عمد़ یا نیاز نہ اس کی برآ کی کا اثر غیر پر پڑے یا صرف اس کی  
ذات پر ہو دھورت میں باری تعالیٰ سے بخشش مانگے۔ اور اسی کے سامنے مغرب و اکساری کا اظہار کرے۔  
خالق کائنات کو بخشنے والا اور مہربان ہی پائے گا۔ کیونکہ اللہ رب العزت ایسے بندوں پر غایت درجہ اپنی  
بخشنش کی برکھا اور اپنی رحمت کا نزول فرماتے ہیں۔ بشرطیکہ آدمی خلوص دل سے اپنے خالق کی طرف  
رجوع کرے۔ حدیث قدسی ہے۔

(إِنَّ تَقْرَبَ إِلَىٰ بِشِيرٍ تَقْرَبَ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَ إِنْ تَقْرَبَ إِلَىٰ ذِرَاعًا تَقْرَبَ إِلَيْهِ  
بَاعًا وَ إِنْ آتَانِي بِمِشْيٍ آتَيْتُهُ هَرَوَةً )

باری فرماتے ہیں۔ ”اگر (بندہ) ایک باشت میرے قریب ہو تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا  
ہوں۔ اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہو تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں۔ اور اگر وہ میرے  
پاس چل کر آئے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں۔ [بحاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ  
و سعذر کم اللہ نفس (آل عمران: ۲۸) و قوله جل ذکرہ تعلم ما فی نفسی و لا اعلم ما فی نفسك (المائدہ:  
۱۱۶) رقم الحديث ۷۴۰۵، ۷۵۳۷، ۷۵۰۵]

اس آیت کریمہ کے شان نزول میں اختلاف ہے۔ ابو الفرج جمال الدین عبد  
الرحمن بن علی بن محمد الجوزی (المتوفی ۵۹۷) نے زاد المسیر فی علم الغیر  
(۱۱۵/۲) میں اس آیت کے شان نزول کے متعلق مفسرین کے تین مختلف اقوال ذکر کیے ہیں۔  
تہم باری تعالیٰ کے فرمان ذی شان کی عمومیت ہر عاصی اور جنہیں کو حاصل ہے۔

محمد بن شیع بن محمد الشوکانی بیہقی (المتوفی ۱۲۵۰ھ) لکھتے ہیں کہ یہ آیت: ایک حالت پر محدود کی  
جائے گی۔ یہ مثال اعتبر رعوم الخاط کا ہوتا ہے کسی مورد خاص کا نہیں۔ اس لئے یہ آیت اللہ تبارَّعَ تعالیٰ

کے بندوں میں سے ہر ایک بندہ کو شامل ہے جو بھی گناہ کرے پھر اللہ تبارک و تعالیٰ سے بخشش مانگے۔

(اللہ معاف فرمادے گا) (فتح القدیر الجامع بین فن الرؤایة من علم التفسیر ۱: ۵۱۳)

الامام محمد الرازی فخر الدین بن العلامہ ضیاء الدین عمر (الستوفی ۶۰۴) اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں ”تو جان لے کہ یہ آیت دو باتوں پر دلالت کر رہی ہے۔ (۱) تو بہ عام گناہوں کے ارتکاب پر قبول ہوتی ہے۔ (بشرطیکہ فرشتہ موت کے آنے سے قبل ہو) وہ گناہ خواہ کبیرہ ہو یا صغیرہ۔ کیونکہ باری تعالیٰ کا فرمان: وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءً أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ، یعنی تمام گناہ ہگاروں کے نیے عام ہے۔ (۲) آیت کا ظاہر اس بات کا تقاضا کر رہا ہے کہ صرف استغفار اسی کافی ہے۔ تاہم بعض (علماء) نے استغفار کو توبہ کے ساتھ مقيد کیا ہے۔ کیونکہ صرف استغفار اصرار کے ساتھ بخشش نہیں ہوتا۔

(تفسیر الفخر الرازی المشتهر بالتفسیر الكبير و مفاتيح الغیب ۴: ۳۲)

دوسری بات کی تائید کرتے ہوئے شیخ اسماعیل حقی بن مصطفیٰ الخلواتی البروسوی (الستوفی ۱۱۲۷) لکھتے ہیں ”ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهُ“ پھر اللہ سے استغفار رہے یعنی توبہ کے ساتھ (الاستغفار میں) توبہ کی شرط اس لیے لگائی گئی ہے کیونکہ استغفار بالاجماع توبہ نہیں ہوتا۔ جب تک کہ اس کے ساتھ یہ الفاظ اداہ کیے جائیں (اے اللہ) میں توبہ کرتا ہوں میں نے گناہ کیا ہے۔ اب میں اس کی طرف کبھی بھی نہیں لوٹوں گا۔ اے میرے رب تو مجھے معاف فرمادے۔ ”تفسیر الحدایہ میں بھی ایسے ہی ہے۔ (روح البیان فی تفسیر القرآن ۲: ۲۸۶)

(سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک دن اپنی محلہ میں فرمایا: ”بنی اسرائیل میں سے اگر کوئی آدمی گناہ کرتا تو صبح کو اس کا گناہ اس کے دروازہ پر لکھ دیا جاتا۔ جب پیش اب کا قطرہ کپڑے کے کسی حصہ پر لگ جاتا تو اسے قنچیوں سے کاٹ دیتا۔ لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمہیں اسرائیل کو خیر عطا فرمائی۔ (سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمانے لگے جو کچھ اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمہیں عطا کیا ہے۔ وہ ان کی عطا سے بہتر ہے کہ تمہارے لیے پانی کو طہارت کے حصول کا ذریعہ بنادیا۔ (کپڑوں کو کاٹنا نہیں پڑتا) پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءً أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ (المحرر الوجيز فی تفسیر الكتاب العزيز ۲: ۱۱۱)

دوسری آیت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوءً بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّهُ غَفُورٌ

رَحِيمٌ (انعام ۵۲)

جو آدمی تم میں سے نادانی سے بری حرکت کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور اصلاح کرے تو وہ

بچتے والا مہربان ہے۔

شیخ ابوالعباس المرسی یہ سی جب ان کے پاس اہل عصیاں (ناتوان کمزوروں) میں سے کوئی آدمی آ جاتا تو اس کی طرف لپک جاتے۔ اسے مل کر بہت خوش ہوتے اور ہر طرح سے اس کی طرف متوجہ ہوتے۔ لیکن جب علماء یا عابدوں لوگوں میں سے کوئی آتا تو ان کے مقام و مرتبہ کی اتنی پرواہ نہ کرتے اسکے بارے جب پوچھا گیا تو فرمائے گئے کہ جب (العصیاں) کمزور اور ناتوان لوگوں میں سے کوئی ہمارے پاس آتا ہے تو وہ انسانوں کے سبب منكسر المزاج ہوتا ہے وہ اپنے لیے کسی ظیم مرتبے کو خیال نہیں کرتا پس میں ارادہ کرتا ہوں کہ ان کی اس بے بسی اکساری کی اصلاح کرلوں۔ جبکہ اہل طاقت میں سے جب کوئی غمی ہمارے پاس آتا ہے تو وہ پس اپنی اطاعت و فرمانبرداری پر سہرا لے رہا ہوتا ہے اور جو کچھ ہمارے پاس ہے۔ اس کا محتاج نہیں ہوتا۔ (البحر العدید فی تفسیر القرآن المجید ۲: ۲۶۳)

بالاشیبہ بات سمجھو کر جب مخلوق میں سے کچھ لوگوں کی یہ حالت ہے کہ جب ان کے پاس منكسر المزاج آدمی آجائے تو وہ ہر ایک اعتبار سے اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں وہ خالق جس نے اپنے ان ناتوان و کمزور اور ناتوان ہگار بندوں کو پیدا فرمایا ہے جب یہ خطا کار بندے اس رب کے حضور پیش ہوتے ہوں گے تو وہ کیونکر ان سے خوش نہ ہوگا اور ان کی خطاؤں کو معاف کیوں نہ کرے گا؟ بلکہ یقیناً ایسا آدمی باری تعالیٰ کو بہت محبوب ہے جو اس کے سامنے توبہ کرتا ہے اس سے مانگتا ہے اور اسی کے سامنے بغرو اکساری اور ناتوانی کا اظہار کرتا ہے باری تعالیٰ اپنے ایسے بندے کی خطاؤں کو معاف فرمادیتے ہیں۔

تیسرا آیت:

## توبہ و استغفار کے فوائد

60

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

**إِلَّا الَّذِينَ تَأْبُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (السُّورَةُ ٥٥)**

مگر وہ لوگ جھوٹ نے اس کے آگے توبہ کی اور (اپنے اعمال) کی اصلاح کی تو یقیناً اللہ رب العزت معاف کرنے والا مہربان ہے۔

اس سے پہلی آیت میں اللہ رب العزت نے ان لوگوں کی سزا اور عید بیان فرمائی۔ جو پا کدا من عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں اور گواہ بھی پیش نہیں کرتے فرمایا کہ انھیں اسی کوڑے مارو اور ان کی شہادت قول نہ کرو۔ بلکہ یہ لوگ فاسق و فاجر ہیں۔ ہاں اگر توبہ کر لیں اپنے اعمال اور کردار کی اصلاح کر لیں تو اللہ تبارک و تعالیٰ ان کی خطاؤں کو معاف فرمادے گا۔ (سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اظہرُوا التوبَةَ يعنی توبہ کا اظہار کریں جبکہ دیگر مغفرین نے کہا ہے کہ لَمْ يَعُودُوا إِلَى قَذْفِ الْمُخْصَنَاتِ یعنی توبہ کر لینے کے بعد دوبارہ پا کدا من عورتوں پر تہمت نہ لگائیں۔ (راد المسیر فی

علم التفسیر ۳۶۶:۵)

**ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَأْبُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِ هَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ (التحلیل ۱۱۹)**

پھر جن لوگوں نے نادانی سے برآ کام کیا پھر اس کے بعد توبہ کی اور اصلاح کر لی۔ یقیناً تیرارب اس کے بعد بخشش والانہایت مہربان ہے۔

یہ آیت کریمہ بھی اس بات کی مبنی وسیلہ ہے کہ جو آدمی برائی کے بعد چیز توبہ کرتے اور پھر اس پر قائم بھی رہے تو یقیناً اللہ تبارک و تعالیٰ اسے معاف فرمادیں گے (سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں):

( كُلُّ سُوءٍ يَعْمَلُهُ الْعَبْدُ فَهُوَ فِيهِ جَاهِلٌ وَانْ كَانَ يَعْلَمُ أَنَّ رُكُوبَةَ سَيِّئَةٌ )

برائیک برائی جس کا آدمی ارتکاب کرتا ہے وہ اس میں جاہل ہے اگرچہ وہ علم رکھتا ہو رہا۔ اس کا بتکا۔ کرتا برائی ہے۔ (تفسیر السمر قندی المسمی بحر العلوم ۲: ۲۵۴)

علام اعسکری یہ سید فرماتے ہیں: اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ایسے آدمی کو تو معاف فرمادیتے ہیں جو جہالت کی بناء پر برائی کا ارتکاب کرتا ہے اور ایسے آدمی کو معاف نہیں فرماتا جو بغیر جہالت کے برائی کا ارتکاب کرتے ہیں بلکہ اس آیت کا معنی یہ ہے کہ وہ تمام لوگ جنہوں نے تو بکل ہے وہ اس انعام کے مستحق ہیں۔ (یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ انھیں معاف فرمادے گا) جو آدمی جہالت کی بناء پر برائی کر رہی ہے اس مقام پر خصوصیت کے ساتھ اس لیے یہاں فرمایا کیا کاشتلوگ جو گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں (ان گناہوں کا انعام کیا ہے) یہ قرآن میں بہت کم ہوتی ہے یا چھڑہ نظر شیخوں اور جہالت شباب کی بناء پر برائی کرتے ہیں۔ (البحر المحيط ۶۹۳:۵)

### پانچوں آیت:

ارشاد باری تعالیٰ :

وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا النَّاسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفِرُوا إِلَيْهِمْ  
وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصْرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَغْلِبُونَ هُوَ لِيَكَ  
جَزَاءُهُمْ مَغْفِرَةٌ مِّنْ رَبِّهِمْ وَجَنَثٌ تَجْرِي مِنْ تَعْقِيَّهَا الْأَنْهَرُ خَلِيلِينَ فِيهَا وَيَعْمَلُ أَخْرَى  
الْعُوَيْنِيْنَ (آل سران: ۱۳۶، ۱۳۵)

اور وہ لوگ کہ جب کوئی بے حیائی کرتے ہیں۔ یا اپنی جانوں پر قلم کرتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ پس اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا گناہوں کو اور کوئی بخشش نہ۔ اور انہوں نے جو کیا اس پر اصرار نہیں کرتے۔ جب کہ وہ جانتے ہوں یہ لوگ ہیں جن کی جزا ان کے۔ بَلْ طرف سے بڑی بخشش اور ایسے باغات ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں، بھیخہ ان میں رہتے ہیں اور (یہ) عمل کرنے والوں کا اچھا اجر ہے۔

اس آیت کو یہ میں باری تعالیٰ نے اپنے خطا کا رسمونک بندوں کے چند اوصاف یہاں فرماتے ہیں۔ ① باری تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں۔ ② اللہ رب العزت سے اپنی خطاؤں کی معافی مانگتے ہیں۔ ③ دلوں میں یہ یعنیں کامل بھی ہوتا ہے کہ اس ذات کے علاوہ اور کوئی نہیں جو جہالتی ان خطاؤں کو معاف

## توبہ و استغفار کیم فوائد

62

کر دے۔ ② پھر یہ کہ اپنے گناہوں پر ذمہ نہیں رہتے بلکہ تمام ذنوب کو ترک کر دیتے ہیں کیونکہ گناہوں پر اصرار کرتا۔ یہ توبہ کے منافی ہے امام قادہ رض فرماتے ہیں:

**إِيَّاكُمْ وَالاَخْرَارَ فَإِنَّمَا هَلَكَ الْمُصْرُونَ الْمَاضُونَ وَلَا قَدْمًا فِي مَعَاصِي اللَّهِ تَعَالَى لَمْ يَتُوبُوا حَتَّى آتَاهُمُ الْمَوْتُ۔** (البحر المدید فی تفسیر القرآن العظیم ۳۷۴)

تم اصرار سے بچو کیونکہ زمانہ پاٹی قدیم میں باری تعالیٰ کی نافرمانیوں پر اصرار کرنے والے (ثابت قدم رہنے والے) بلاک ہو گئے۔ انہوں نے توبہ نہیں کی یہاں تک کہ ان کے پاس موت آگئی۔ دوسری آیت میں ان اوصاف کے متحمل لوگوں کی جزا بیان فرمائی کہ انھیں باری تعالیٰ کی جناب سے بخشش ملے گی اور باغات جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی۔

لیکن شرط یہ ہے کہ آدمی اخلاص الدیة کے ساتھ توبہ و استغفار کرے۔ اس کے استغفار کی کیفیت ایسی نہ ہو جیسے کہ رابع العدویہ نے کہا ہے ”إِنْسَفَارًا لَذَا يَخْتَاجُ إِلَى إِسْتِغْفارٍ“، ہمارا یہ استغفار بھی مرید استغفار کا محتاج ہے۔ (روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسیع المثانی ۶۱۲)

واقعی ان آیات کریمہ میں التدریب العزت نے اپنے عاصی بندوں کے لیے مغفرت و رحمت کے دریا بھائے ہیں لیکن شیطان کو یہ کسی طرح بھی پسند نہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے بندوں کو معاف فرمائے۔

ثابت البنا فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو ابلیس رو دیا۔

ارموز الکنوز فی تفسیر الكتاب العزیز (۲۱: ۲۱۰) المحرر الوجیز فی تفسیر الكتاب العزیز (۱۱: ۵۱۰) روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسیع المثانی (۶۰: ۲)

### پہلی حدیث:

(سیدنا ابو ہریرہ رض نے میان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا):

مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ

جس آدمی نے سورج کے مغرب کی طرف سے طلوع ہونے سے پہلے توبہ کر لی تو اللہ تبارک و تعالیٰ اسے معاف فرمادے گا: اسلام کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار باب استحبات الاستغفار

والاستکثار منه رقم الحديث (٢٧٣) شرح السنہ للبغوی رقم الحديث (١٢٩٩)

### دوسری حدیث:

(سیدنا ابو ہریرہ رض فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سن:

إِنَّ عَبْدًا أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ أَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْهُ لِيْ قَالَ فَقَالَ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَ عَلَيْمَ عَبْدِيْ أَنَّ لَهُ رَبِّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَا خَدِّيْهِ فَغَفَرَ لَهُ فَمَكَّنَ مَا شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى أَصَابَ ذَنْبًا آخَرَ فَقَالَ أَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْهُ لِيْ قَالَ فَقَالَ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَ عَلَيْمَ عَبْدِيْ إِنَّ لَهُ رَبِّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَا خَدِّيْهِ فَغَفَرَ لَهُ فَمَكَّنَ مَا شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى أَصَابَ ذَنْبًا آخَرَ فَقَالَ أَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْهُ لِيْ قَالَ فَقَالَ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَ عَلَيْمَ عَبْدِيْ إِنَّ لَهُ رَبِّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَا خَدِّيْهِ فَلَيَعْمَلْ مَا شَاءَ

بے شک ایک بندہ گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے (اللہ) میں نے جو گناہ کر لیا ہے تو میرے گناہ کو معاف فرمادے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ رب العزت فرماتے ہیں میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو اس کے گناہوں کو معاف بھی کرتا ہے اور اس کا موآخذہ بھی کرتا ہے پس اللہ پاک اسے معاف فرمادیتے ہیں پس جتنی دیر اللہ نے چاہا وہ (گناہ) سے باز رہا۔ پھر ایک اور گناہ کر لیا اور کہنے لگا (اللہ) میں نے گناہ کر لیا ہے تو میرے اس گناہ کو معاف فرمادے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ رب العزت فرماتے ہیں میرے بندے کو علم ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو اس کے گناہوں کو معاف بھی فرماتا ہے اور موآخذہ بھی کرتا ہے پس اللہ پاک اسے معاف فرمادیا جتنی دیر اللہ نے چاہا وہ (گناہ) سے باز رہا۔ پھر ایک اور گناہ کر لیا اور کہنے لگا (اللہ) میں نے گناہ کر لیا ہے تو میرے اس گناہ کو معاف فرمادے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ رب العز و جل فرماتے ہیں میرا بندہ جانتا ہے کہ بے شک اس کا ایک رب ہے جو اس کے گناہوں کو معاف فرمادیا اسے اپنے بندے کو معاف کر دیا اب جو چاہے عمل کرے۔ ابخاری کتاب التوحید باب قول الله تعالى یہ بیدون ان یدلوا کلام الله ، مسلم کتاب التوبہ باب قول التوبہ من الذنوب و ان تكررت الذنوب والتوبہ رقم الحديث (٢٧٥٨) شرح السنہ للبغوی۔ (١٢٩٠)

(سیدنا) ابو سعید الحدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ الشَّيْطَانَ قَالَ وَعِزْتِكَ يَا رَبَّ الْأَنْبُرَحَ أَغْوِنِي عِبَادَكَ مَا دَامَتْ  
أَرْوَاحُهُمْ فِي أَجْسَادِهِمْ فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ وَعِزْتِي وَجَلَالِي، وَارْتِفَاعَ  
مَكَانِي لَا أَرَأُ أَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُونِي

تعقیل شیطان نے کہا! اے میرے رب مجھے تیری عزت کی قسم جب تک تیرے بندوں کی رو جسیں  
ان کے جسموں میں رہیں گی میں انھیں گراہ کرتا رہوں گا۔ الترب العزت نے فرمایا (ابليس) مجھے میری  
عزت اور جلال اور اپنے بلند مقام کی قسم جب تک (میرے بندے) مجھے بخشش مانگتے رہیں گے۔  
میں انھیں معاف کرتا رہوں گا۔ [شرح السنہ کتاب الدعویات بباب الاستغفار رقم الحديث  
(۹۵۵۱) ۱۲۹۳] مستدرک حاکم رقم الحديث (۷۷۴۶) اتحاف الخیرۃ المہرۃ رقم الحديث (۹۰۵۱)

(سیدنا) عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا اے  
اللہ کے رسول ﷺ ہم میں سے کوئی آدمی گناہ کرتا ہے تو اس پر آپ ﷺ نے فرمایا (وہ گناہ) اس  
(بندے) کے حق میں لکھ دیا جاتا ہے آدمی کہنے لگا پھر وہ اس سے استغفار کرتا اور تو آپ کر لیتا ہے آپ علیہ  
المصلوہ والسلام نے فرمایا اس آدمی کو معاف کر دیا جاتا ہے اور اس کی توبہ قبول کی جاتی ہے وہ آدمی کہنے لگا  
کہ بندہ پھر دوبارہ گناہ کرتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

يُكْتَبُ عَلَيْهِ وَلَا يَمْلَأُ اللَّهُ حَتَّى تَمَلُّوا

وہ (گناہ) اس کے حق میں لکھ دیا جاتا ہے الترب العزت نہیں اکتا تا لیکن تم اکتا جاتے ہو (یعنی  
بندہ ہزار بار بھی اللہ تبارک و تعالیٰ سے معافی مانگتے تو اللہ تبارک و تعالیٰ معاف فرمادیتے یہی اکتا نہیں  
ہاں یہ ممکن ہے کہ بندے کا دل دو تین مرتبی توبہ و استغفار سے اچھت ہو جائے۔ (مسند) حاکم کتاب  
التوبۃ والانتابۃ بباب حدود ایمانکم يقول لا اله الا الله رقم الحديث (۷۷۳۲) معجم الاوسط  
للطبرانی رقم الحديث (۴۵۹) وایضاً فی معجم الکبیر (۷۹۱۷) من طریق عبد اللہ بن صالح به

و اورده الہیشمی فی المجمع (۱۰: ۲۰۰) و قال اسنادہ حسن۔]

حدیث قدسی ہے جس کے راوی (سیدنا) ابوذر گنڈھی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ بارک و تعالیٰ فرماتے ہیں:

يَا عِبَادِي إِنَّكُمُ الَّذِينَ تُخْطِئُونَ بِاَلَّيلِ وَالنَّهَارِ وَآتَاكُمْ آغْفِرُ النَّتُوبَ وَلَا اَهَالِي فَاسْتَغْفِرُونِي آغْفِرُ لَكُمْ۔

اے میرے بندوں تم ہو کر رات دن خطا میں کرتے ہو اور میں ہوں کہ (تمہارے) گناہوں کو معاف فرماتا ہوں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں تم مجھ سے بخشش مانگو میں تھیں معاف کر دوں گا۔ [مستدرک حاکم کتاب التوبہ والانابة باب قال الله لو لقتینی بقرب الارض خطایا لقتینک بقربابها مغفرة رقم الحديث (۷۶۸۰) مسلم : (۲۵۷۷) ابن ماجہ (۴۲۵۷) شرح السنہ (۱۲۹۱)]

(سیدنا ابو ہریرہ ؓ روایت ہے نبی کرم ﷺ نے فرمایا:

لَوْ أَخْطَأْتُمْ حَتَّىٰ تَبْلُغَ خَطَايَاكُمُ السَّمَاءَ ثُمَّ تَبْتُمْ لِتَابَ عَلَيْكُمْ  
تم خطا میں کرو پھر یہاں تک کہ تمہاری خطا میں آسان تک پہنچ جائیں پھر تو بے کرو اللہ بارک و تعالیٰ تھیں معاف فرمادے گا۔ [ابن ماجہ کتاب الزهد باب ذکر التوبۃ رقم الحديث (۴۳۲۴)]

وقال ابوصیری هذا اسناد حسن وايضاً الابناني في الصحبحة (۹۰۳)، (۱۹۵۱)]

## ”جہنم سے آزادی کا ذریعہ“

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِلَّا الَّذِينَ تَأْبُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُولَئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ طَوَّقُتْ يُوْتِ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا (النساء: ۱۳۶)

## توبہ و استغفار کی فوائد

ہاں جنہوں نے توبہ کی اور اپنی حالت کو درست کیا اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے کچرا اور انہوں نے اپنے دین کو اللہ کے لیے خاص کر لیا پس یہی لوگ مونوں کے زمرے میں ہو گئے اور عنقریب اللہ تبارک و تعالیٰ اہل ایمان کو اجر عظیم عطا فرمائے گا۔

اس سے یہی آہت میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اہل نفاق کی سزا بیان فرمائی۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

**إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي النَّارِ لَا سُفْلَى مِنْهُمْ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا** (النساء: ١٢٥)

یقیناً منافقین جہنم کے نچلے طبقے میں ہوں گے اور ہرگز نہیں پائے گا تو ان کے لیے کوئی مددگار لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس دردناک عذاب سے ان لوگوں کو مستثنیٰ کر دیا جن میں درج ذیل اوصاف موجود ہوں۔

(۱) اللہ تبارک و تعالیٰ سے توبہ کریں۔

(۲) اپنے اعمال و کردار کی اصلاح کریں۔

(۳) اللہ تبارک و تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھیں اللہ تبارک و تعالیٰ کی رسی سے مراد

قرآن مجید ہے: **لَيْسَ كَتَابُ اللَّهِ كَوَافِرُ زَنْدَگِيِّ كَادِسْتُورِ مُنشُورِ سَجَعِيِّيِّنَ**۔

(۴) ابتغاہ موجہ اللہ دین اسلام کے احکامات پر عمل کریں: جو لوگ ان صفات سے متصف ہوں۔

باری تعالیٰ انھیں عذاب جہنم سے محفوظ فرمائیں گے اور ان اوصاف میں سے سردست صفت توبہ ہے۔ معلوم ہوا کہ توبہ کرنا جہنم سے آزادی کا ذریعہ ہے۔ اس آہت کریمہ میں باری تعالیٰ نے جہاں تائین کو عذاب جہنم سے مستثنیٰ کر دیا کہ انھیں اللہ پاک جہنم سے محفوظ فرمائیں گے وہاں ان تائین کے لیے ایک خوشخبری یہ بھی دی کر ان کا شمار اہل نفاق میں نہیں ہے بلکہ اہل ایمان میں ہے اور ان اہل ایمان کو توبہ و استغفار کے بد لے باری تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائیں گے۔

**دوسری آہت:**

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

**إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوَا فَلَهُمْ عَذَابٌ جَهَنَّمَ**

وَلَهُمْ عَذَابٌ أَعَدُوا لَهُمْ (بِرْوَج: ۱۰)

جن لوگوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو تکلیفیں دیں اور توبہ نہ کی پس ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لیے جلا دینے والا عذاب ہے۔

اس آیت کریمہ کے معنی پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے مومن مردوں اور عورتوں کو تکلیفیں دیں۔ پھر اپنے اس فعل قبح سے توبہ بھی نہ کی تو ان کے لیے عذاب جہنم اور جلا دینے والا عذاب ہے اگر بعد از ارتکاب معاصی باری تعالیٰ سے توبہ و استغفار کر لیں تو اللہ تبارک و تعالیٰ انھیں عذاب جہنم سے حفظ فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ

### تیسرا آیت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِلَّا الَّذِينَ تَأْبُلُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقْرِيرُوا عَلَيْهِمْ طَفَاغِلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ  
ہاں وہ لوگ جھوٹوں نے اس سے پہلے کہ تمہارے قابو آ جائیں تو پہ کری تو جان رکھو کہ بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ (المائدہ: ۳۴)

اس آیت سے پہلی آیت میں اللہ رب العزت نے ان لوگوں کی دنیوی اور اخروی سزا کا تذکرہ کیا ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف جنگ لائیں۔ دنیا میں ان کی سزا یہ ہے کہ انھیں قتل کر دیا جائے، سولی پر چڑھایا جائے یا ان کے ہاتھوں پاؤں مختلف صفت سے کاٹ دینے جائیں اور آخرت میں ان کی سزا عذاب عظیم کی صورت میں ہوگی۔ لیکن ایسے لوگ جو قابو گرفت میں آنے سے پہلے توبہ و استغفار کر لیں بری حرکات سے بازا آ جائیں تو فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات بخشنے والی اور مہربان ہے یعنی باری تعالیٰ عذاب اخروی سے انھیں حفظ فرمائیں گے لہذا تم دنیوی عذاب میں انھیں بچانا کرو۔

اس مختصری بحث سے معلوم ہوا کہ بعد از ارتکاب معاصی باری تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرنے والا عذاب دنیوی و اخروی سے محفوظ ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ

(سیدہ) ام عصمة الوصیۃ جنابیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
 مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعْمَلُ ذَنْبًا إِلَّا وَقَاتَ اللَّهُ الْمُؤْكِلُ بِإِحْصَاءِ ذُنُوبِهِ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ فَإِنْ أَسْتَغْفِرَ اللَّهُ مِنْ ذُنُوبِهِ ذَلِكَ فِي شَيْءٍ مِنْ تِلْكَ السَّاعَاتِ لَمْ يُوْقَدْ عَلَيْهِ وَلَمْ يُعَذَّبْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ:

جو بھی مسلمان (بندہ) گناہ کا کام کرتا ہے تو موکل (مگر ان) فرشتہ تین گھنیوں تک اس کے گناہ شمار کرنے کے لیے اس کے پاس کھڑا رہتا ہے۔ اگر وہ ان تین گھنیوں میں سے کسی بھی الحمیں اللہ تبارک و تعالیٰ سے اپنے اس گناہ کی معافی مانگ لے تو وہ موکل (مگر ان) فرشتہ احصاء ذنب (گناہ شمار کرنے) کے لیے اس کے پاس نہیں تھہرتا اور نہ ہی اسے قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا۔

استدرک حاکم کتاب التوبہ والانابة: باب للجنة ثماني ابواب سبعة مغلقة و باب مفتوح للنوبة: رقم الحديث (۷۷۴۹) وقال هذا حدیث صحيح الاستاد ونم بخرجا  
 یہ حدیث بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ توبہ و استغفار عذاب الہمی سے نجات کا ذریعہ ہیں۔

### ”حصول رذق کا ذریعہ“

**چہلی آیت:**

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِنْ أَسْتَغْفِرُ فَوْرَ بَيْكُمْ ثُمَّ تُؤْتُونَا إِلَيْنِيْهِ يُمْتَغَّكُمْ مَتَّعًا حَسَنًا إِلَى أَجَلٍ مُّسَمٍّ وَ  
 يُؤْتُ كُلَّ ذُنُوبِ فَضْلَةٍ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ (ہود: ۳)  
 اور یہ کہ اپنے پروردگار سے بخشش مانگو بھر اس کے آگے تو بہ کرو۔ وہ تم کو ایک وقت مقررہ تک نیکی سے بہرہ مند کرے گا۔ اور ہر فضل والے کو اس کا فضل عطا کرے گا۔ اور اگر تم نے روگرانی کر لی تو مجھے تمہارے بارے میں (قیامت کے) بڑے دن کے عذاب کا ذریعہ ہے۔

### تفسرین کیے اقوال

(۱) (سیدنا) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ "یمَتَعْكُمْ مَتَّعًا حَسَنًا" کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

یَتَفَضَّلُ عَلَيْكُمْ بِالرُّزْقِ وَالسُّعْدَةِ

کہ (باری تعالیٰ) تم پر رزق اور آسودگی کے ذریعہ مہربانی فرمائے گا [زادالسمیر فی علم التفسیر

(۴: ۵۸) الوسيط فی تفسیر القرآن العجید (۲: ۵۶۳) فتح القدير (۲: ۴۸۱) معالم انتزیل (۲: ۳۷۳]

(۲) الامام المفسر ابو حفص عمر بن علی بن عادل دمشقی الحنبلي (

المتوفی ۸۸۰ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّهُ تَعَالَى يُوصِلُ إِلَيْهِمُ الرُّزْقَ كَيْفَ كَانَ

کہ یقیناً اللہ تبارک و تعالیٰ انھیں رزق عطا کرے گا وہ جیسا بھی ہو۔ فرمان باری تعالیٰ اسی (مفہوم) کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔

وَأَمْرَ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَأَضْطَبَرَ عَلَيْهَا لَا نَسْكُلَكَ رِزْقًا نَعْنَ تَرْزُقُكَ (ظہ: ۱۳۲)

اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور اس پر خوب پابند رہ ہم تھے سے کی رزق کا مطالبہ نہیں

کرتے ہم ہی تھے رزق دیں گے: (الباب فی علوم الكتاب: ۴۳۲-۱)

(۳) الامام الشیخ اسماعیل حقی بن مصطفیٰ الحنفی الخلواتی

البروسوی (المتوفی ۱۱۲۷ھ) لکھتے ہیں:

وَالْمَعْنَى يَعِيشُكُمْ عَيْشًا مَرْضِيًّا لَا يَفُوتُكُمْ فِيهِ شَيْءٌ مِمَّا تَشَبَّهُونَ وَلَا

يَنْغَصُهُ شَيْءٌ مِنَ الْمُكَذَّبَاتِ] (روح البیان فی تفسیر القرآن: ۹۹-۱۰۰)

اور اس کا معنی یہ ہے کہ وہ تمہیں اسی بہترین زندگی عطا کرے گا کہ اس میں کچھ بھی تم سے فوت نہ

ہو گا کہ تم اس کی خواہش کرتے ہو اور زندگی کے لطف و کرم میں سے کچھ بھی کم نہ ہو۔

(۴) الامام ابو اسحاق احمد المعروف الامام الشعلبی لکھتے ہیں:

إِنَّهُ يَعِيشُكُمْ عَيْشًا فِي مَنِي وَدِعَةٍ وَآمِنٍ وَسَعَةٍ رِزْقٍ

یعنی تمہیں (بہترین) انعام و احسان، امن اور وسیع رزق والی زندگی عطا کرے گا۔

الکشف والیاد المعروف تفسیر الشعلبی: ۵: ۱۵۷

(۵) علام رختری بیسیدہ لکھتے ہیں:

"يَطُولُ نَفْعُكُمْ فِي الدُّنْيَا بِمَنَافِعٍ حَسَنَةٌ مَرْضِيَّةٌ وَعَيْشَةٌ وَاسِعَةٌ وَنِعْمَةٌ مُسْتَأْبَعَةٌ  
وَهُدْنَيَا مِنْ تَحْمَارَهُ نَفْعٌ كَوْطُولٌ كَرَّهَهُ - بَهْرَيْنُ اُورْ بَنْدِيَهُ مَنَافِعٌ كَسَاتِهِ پَرْ دُعْتَ زَنْدَگِي  
اوپر پر در پے (زروں) نعمتوں کے ذریعے سے۔ (الکشاف ۳۵۹:۲)

(۶) الامام الشیخ الخطیب الشربینی بیسیدہ لکھتے ہیں:

"بِطَيْبٍ عَيْشٌ وَسَعَةٍ رِزْقٌ" (الراج المنیر ۶۵:۳)  
بَهْرَيْنُ زَنْدَگِي اُور رِزْقُ کی کشادگی کے ساتھ

(۷) الامام ابو العباس احمد بن محمد بن المهدی بن عجیبۃ الحسنی  
(المتوفی ۱۲۲۴ھ) لکھتے ہیں:

"يُحِسِّنُكُمْ حَيَاةً طَيِّبَةً بِالْأَرْزَاقِ وَالنِّعَمِ وَالْحَيْرَاتِ فَتَعْيَشُوا فِي أَمْنٍ وَدِعَةٍ"  
اللہ تبارک و تعالیٰ تسمیں مختلف انواع کے رزق نعمتوں اور بھلاکوں کے ساتھ پاکیزہ زندگی عطا  
فرمائے گا اور تم امن و سکون میں زندگی پس کرو گے۔ (البحر العدید فی تفسیر القرآن السجید ۱۹۴:۳)

(۸) الامام برہان الدین ابی الحسن ابراہیم بن عمر الباقی (الترفی ۸۸۵:۵) لکھتے ہیں:

"وَقَدْ أَشَارَتِ الْآيَةُ إِلَى أَنَّ الْإِسْتِغْفَارَ وَالْتَّوْبَةَ سَبَبُ السُّعَةِ"  
تحقیق یہ آیت اس بات کی طرف اشارہ کر رہی کہ استغفار اور توبہ دعوت (رزق) کا سبب ہے۔  
جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَةَ وَلَا نُجِيلَ وَمَا أَنْزَلَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ لَا كَلُوا مِنْ  
فَوْقِهِ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ (آلہ براءہ ۷/۱۱)

اور اگر وہ واقعی تواریخ کی پابندی کرتے اور اس کی جوان کی طرف ان کے رب کی جانب  
سے نازل کیا گیا تو یقیناً وہ اپنے اوپر سے اور اپنے پاؤں کے نیچے سے کھاتے۔

وَإِنَّ الْأَعْرَاضَ سَبَبُ الضَّيْقِ

اور جبکہ توبہ و استغفار سے اعراض (رزق) کی تلگی کا سبب ہے۔ جیسا کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

إِنَّ الْعَبْدَ لَيَحْرُمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصْبِيْهُ  
بِشَكٍ بَنْدَهَا أَپْنِيْ لَنَاهَ كَسْبٍ سَرِّ رِزْقٍ مَحْرُومٌ كَرْدِيَّا جَاتَاهُ

انظم الدور في تناسب الآيات وال سور ۳: ۵۰۰ |

## دوسری آیت:

الله کے تفسیر ہو دیجئے گئے قوم عاد کو خاطب کر کے کہنے لگے:  
 يَقُومُ اسْتَغْفِرُ وَارْتَكْمُ شَمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِنْزَارًا وَ  
 يَزِدُّكُمْ قُوَّةً إِلَى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ (ہود: ۵۲)  
 اور اے میری قوم اپنے رب سے بخشش مانگو پھر اس کے آگے تو بکرو وہ تم پر آسمان سے موسلا  
 دھار مینہ بر سائے گا۔ اور تمہاری طاقت پر طاقت بڑھائے گا۔ اور تم گنجائیں کرو وہ ادنی نہ کرو۔  
 مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے تین سال تک قوم عاد سے  
 بارش کو روک دیا اور ان کی سورتوں کو بھی با بخچہ کر دیا تو ہو دیجئے نے اُنھیں کہا کہ اگر تم ایمان لے آؤ اللہ  
 تبارک و تعالیٰ تمہاری زمینوں کو بھی آباد فرمائیں گے اور تھیس مال اور اولاد دعطا کریں گے۔ اسی کے متعلق  
 اللہ تبارک و تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِنْزَارًا

(الوسط في تفسير القرآن العظيم ۵۷۷)

یہی روایت ابن عساکر نے الصحاک سے بیان کی ہے: فتح القدير الجامع فنی الرواية  
 والدرایة من علم التفسیر (۲: ۱۵۱) الباب في علوم الكتاب (۱۰: ۵۰۶) الكشف والبيان المعروف تفسير  
 الشعلبي (۵: ۱۷۴) البحر المدید في تفسير القرآن العظيم (۳: ۲۲۰) الجامع لاحکام القرآن (۹: ۳۵)

## تفسرین کے اقوال

(۱) ابواللیث نصر بن محمد بن احمد بن ابراهیم اسر قندی (احقیقی ۳۴۵)، يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ  
 مِنْزَارًا کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "یعنی اگر تم تو بکرو تو باری تعالیٰ تمہارے گناہوں کو  
 معاف فرمائیں گے۔ اور تم پر موسلا دھار بارش نازل فرمائیں گے۔ اور مزید یہ کہ ہر وہ شی جس کے تم  
 محتاج ہو تمہارے لیے (زمیں) سے اگائیں گے۔" (تفسیر السعر قندی المسمی بحر العلوم ۲: ۱۳۰)

(2) ابن جزی بحکم اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: "اس آیت میں اس بات پر دلیل ہے کہ توہہ

و استغفار نزول بارش کا سبب ہیں": (البحر المدید فی تفسیر القرآن المجید ۳: ۲۲۰)

(3) امام احمد بحکم اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "إِسْتَغْفِرُ وَارِثَكُمْ لِيَنْتَهِمْ اس سے سوال کرو کہ وہ تمہارے گذشتہ شر کیے گئے ہوں کو معاف فرمادے ہو، اس کے بعد ما قبل جو کچھ ہو چکا ہے اس پر پیشہ ان ہوتے ہوئے اس کے آگے توہہ کرو اور یعنی کس ساتھ توہہ کرو کہ آئندہ ایسا (گناہ) نہیں کرو گے جب تم نے یہ کام کر لیا تو اللہ تبارک و تعالیٰ بہت زیاد تم پر اپنی نعمتیں باز فرمائیں گے۔ (النیاب فی علوم الکتب ۱۰: ۵۰۶)

### تفسیری آنکھ:

جب قوم نوح اللہ کے پیغمبر نوح ﷺ کو ایک طویل زمانہ تک محلاً تی رہی تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان سے چالیس سال تک بارش کو روک لیا اور ان کی عورتوں کو بھی باخجھ کر دیا ان کے اموال و موسیقی تباہ ہو گئے تو نوح ﷺ ان کو خاطب کر کے کہنے لگے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی پاک کلام میں باہم الفاظ اس کا ذکر کر لیا ہے۔

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُ وَارِثَكُمْ إِنَّهُ كَانَ خَفَارًا هُوَ سَيِّلُ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِنْ زَارًا هُوَ يُنْدِدُ كُمْ بِأَمْوَالٍ وَّ بَيْتِينَ وَ يَجْعَلُ لَكُمْ جَنَبٍ وَ يَجْعَلُ لَكُمْ أَتْهَارًا نوح ۱۰: ۱۱۰  
توہہ نے کہا اپنے رب سے معافی مانگ لو۔ یقیناً وہ ہمیشہ سے بہت معاف کرنے والا ہے۔ وہ تم پر بہت برستی ہوئی بارش اتارے گا۔ اور وہ مالوں اور بیٹوں کے ساتھ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں باغات عطا کرے گا اور تمہارے لیے نہریں جاری کر دے گا۔

### تفسرین کے اقوال

(1) الامام شہاب الدین ابو الحیاں احمد بن محمد الشافعی القسطلانی (الحقیقی ۹۳۲ھ) فرماتے ہیں: "وَفِي هَذِهِ الْآيَةِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْإِسْتِغْفَارَ يُسْتَنْزَلُ بِهِ الرُّزْقُ وَالْمَطْرُ" اور اس آیت میں اس بات پر دلیل ہے کہ بے شک استغفار کے ذریعہ نزول رزق اور بارش طلب کی جاتی ہے۔ (ارشاد الساری شرح صحیح البخاری ۱۳: ۳۰۶)

(2) عطاء بسیفرا تے ہیں اس آبہت کامنی یہ ہے کہ:

**{يَنْجِيرُ أَمْوَالَكُمْ وَأَوْلَادَكُمْ}**

”اللَّهُ يَعْلَمُ وَتَعْلَمُ إِنَّمَارَ سَامَوَالَّا وَرَحْمَارَ إِلَوَادَ كُوزِيَادَهَ كَرَدَهَ كَرَدَهَ“ (الروسيط فی تفسیر القرآن المجيد (٤/٣٥٨) معالم التنزيل (٤/٣٩٨) تفسیر القرآن العظیم (٤/٤٣٥) فتح القدير الجامع بین فتن الروایة والدرایة فی علم التفسیر (٥/٣٨٧)

(3) الامام المفسر ابو حفص عمر بن علی بن عادل الدمشقی الحنفی (المختصر ٨٨٠ھ) فرماتے ہیں:

”فِي هَذِهِ الْآيَةِ وَالَّتِي قُبْلَهَا فِي (هُودٍ) دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْاسْتِغْفَارَ يُسْتَنْتَرُ بِهِ الرُّزْقُ وَالْأَمْطَارُ“ (الباب فی علوم الكتاب ١٩: ٢٨٥)

اس آبہت میں اور اس سے پہلے سورہ حود کی آبہت میں اس بات کی دلیل ہے کہ استغفار کے ذریعہ سے نزول رزق اور بارش کو طلب کیا جاتا ہے۔

(4) محمد بن علی بن محمد الشوكانی الحنفی (المختصر ١٤٥٠ھ) فرماتے ہیں:

”وَفِي هَذِهِ الْآيَةِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْاسْتِغْفَارَ مِنْ أَعْظَمِ أَسْبَابِ الْمَطَرِ وَ حُصُولِ أَنْوَاعِ الْأَرْزَاقِ۔ وَلِهَذَا قَالَ وَيُمْدِدُكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَيْنَنَ وَيَجْعَلُ لَكُمْ جَنَّتٌ يَعْنِي بَسَاتِينَ وَيَجْعَلُ لَكُمْ أَنْهَارًا جَارِيَةً“ (فتح القدير ٥/٣٨٧)

اور اس آبہت میں اس بات پر دلیل ہے کہ استغفار بارش اور ہر طرح کے رزق کے حصول کے اسباب میں سے ظییم ترین سبب ہے اسی لئے ارشاد فرمایا: وَرَحْمَارَے مال اور اولاد کے ساتھ مد کرے گا اور رحمارے لیے جنات بنا دے گا یعنی باغ اور رحمارے لیے نہریں بنادے گا یعنی جاری (نہریں) ایک آدمی حسن بصری نبیت کے پاس آیا اور نقطہ سالی کی فکایت کی آپ نبیت نے اسے کہا کہ استغفار اللہ کہہ (یعنی اللہ سے بخشش مانگ)، ایک دوسرا آدمی فقر غریبی کی اور ایک دوسرا آدمی قلد لائل کی فکایت لے کر آیا اور ایک دوسرا آدمی زمینی غلڈ کی قلت کی فکایت لے کر آیا آپ نبیت نے ان تمام کو استغفار کا حکم فرمایا اس سے تعلق آپ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا: (یعنی تمام لوگوں کے سوالات مختلف تھے لیکن آپ نے ان تمام ایک ہی جواب دیا) تو حسن بصری نبیت نے فرمایا کہ میں نے اپنی طرف سے کچھ بھی

نہیں فرمایا پھر اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی۔ فَقُلْتُ أَسْتَغْفِرُكُمْ إِلَى الْآخِرَةِ، الْبَحْرِ  
المدید فی تفسیر القرآن المجید (۱۴۵:۸) (السراج المنیر (۱۰۹:۸) روح البیان فی تفسیر القرآن (۱۰:۱۰)  
الکشف والبیان المعروف تفسیر الشعیبی (۴۴:۱۰) الباب فی علوم الكتاب (۳۸۶:۱۹) (۱۷۹)

**أَخْبَرَنِي أَبُو عَمْرٍو بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي كِتَابِهِ أَنَّ أَبَا الْفَضْلِ الْعَدَادِيَّ أَنَا أَبُو  
يَزِيدَ الْعَالِدِيَّ أَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَا جَرِيرُ عَنْ مَطْرَفِ عَنِ الشَّعَبِيِّ قَالَ قَطَّ  
الْمَطْرُ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَصَعَدَ الْمُتَبَرِّ يَسْتَشْفِي فَلَمْ يَذْكُرْ إِلَّا إِسْتَغْفَارًا  
حَتَّى نَزَلَ فَلَمَّا نَزَلَ قِيلَ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا سَمِعْنَاكَ إِسْتَسْقِيَّتْ قَالَ لَقَدْ  
طَلَبَتِ الْغَيْثَ بِمَجَاوِيَ السَّمَاءِ الَّتِي يَهْبَأُ إِسْتَنْزَلُ الْمَطْرُ ثُمَّ قَرَأَ فَقُلْتُ أَسْتَغْفِرُكُمْ  
رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَارًا ۝ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِنْدَارًا وَ قَرَأَ الَّتِي فِي هُودٍ وَيَقُولُونَ  
إِسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِنْدَارًا ۝ (مود ۵۲ / ۵۲)**

شعیبیہ فرماتے ہیں عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بارش کا قحط پڑ گیا آپ رضی اللہ عنہ تبارک و  
تعالیٰ سے بارش کی دعا مانگنے کے لیے منبر پر چڑھے لیکن صرف استغفار کیا یہاں تک (منبر سے) نیچے  
اتراۓ۔ جب (منبر سے) نیچے اترے تو پوچھا گیا کہ اے امیر المؤمنین ہم نے تبا آپ کو کہا آپ نے  
(باری تعالیٰ سے) بارش کی دعا کی ہو۔ آپ رضی اللہ عنہ فرمایا: میں نے بارش آسمان کے ان پختروں سے  
طلب کی ہے جہاں سے بارش نازل ہوتی ہے پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی ”پس میں نے کہا  
اپنے رب سے بخشش مانگو یقیناً وہ معاف کرنے والا ہے وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش نازل  
فرمائے گا اور اس آیت کی تلاوت فرمائی جو سورۃ ہود میں ہے اور اے میری قوم اپنے رب سے بخشش مانگو  
پھر اس کے آگے توپ کرو وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش نازل فرمائے۔ (الوسيط فی تفسیر القرآن  
المجید (مود ۵۲ / ۳۵۷.۲) نظم الدرر فی تناسب الآيات والسور (۱۶۸:۸) البحر المدید فی تفسیر  
القرآن المجید (۱۴۵:۸) (السراج المنیر (۱۰۹:۸) الکشف والبیان المعروف تفسیر الشعیبی (۴۴:۱۰)  
الباب فی علوم الكتاب (۱۹:۳۸۵) تفسیر ابن حزم الکلبی ص: ۷۹۶) معالم النزیل (۳۹۸.۴) الجامع  
لاحکام القرآن (۱۸:۱۹۵) و قال ابن حجر فی الكافی الشافی فی تحریج احادیث الکشاف اخرجه  
عبدالرزاق و ابن ابی شیب و الطبرانی فی الدعاء والطبری وغیرهم من روایة الشعیب ان عمر بهذا وزاد شم  
قرء استغفو رابکم ام کان غفاراً) ورجائه ثقات لا انه منقطع انظر الكافی الشافی لا بن حجر (۴:۴۹۴)

مدرس حاکم کی روایت ہے نبی مکرم ﷺ نے فرمایا جو آدمی بکثرت استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی چلگی سے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اس کا دہم و مگاں بھی نہیں ہو گا۔

[امدرس حاکم کتاب التوبۃ والانابة باب ذکر فضیلۃ الاستغفار رقم الحدیث (۷۷۵۱) و قال هذا حدیث صحیح الاسناد ولم يخرجا به بالبغور فی شرح السنہ رقم الحدیث (۱۲۹۶)]

ان تمام آیات مفسرین کے اوال اور آخر سے ثابت ہوا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرنا۔ یہ حصول رزق کا بہترین ذریعہ ہے۔ یعنی جو آدمی اللہ تبارک و تعالیٰ سے توبہ کرے اور اپنے گناہوں کی بخشش مالگے تو باری تعالیٰ اس آدمی کی مغفرت اور مال و اولاد کے ساتھ مدد فرماتے ہیں۔

## ذریعہ اجر و ثواب

ہر ایک خیلت الہی رکھنے والا آدمی اس بات کا حرج یس ہوتا ہے کہ اس کے نام اعمال میں زیادہ سے زیادہ نیکیاں ہوں اور پھر اجر و ثواب حاصل کرنے کیلئے مختلف اعمال صالحہ کا اہتمام کرتا ہے اور ان اعمال صالحہ میں سے ایک عمل توبہ و استغفار بھی ہے۔ جب آدمی اللہ تبارک و تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرتا ہے تو جہاں اسے اللہ رب العزت سے اور کئی فوائد و ثمرات ملتے ہیں وہاں اس کے نام اعمال میں نیکیاں بھی لکھی جاتی ہیں۔ درج ذیل حدیث مبارک بھی اسی بات پر دلالت کر رہی ہے۔

(سیدنا) عبادۃ بن صامت رض کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے تھا:  
﴿أَمَّنْ أَسْتَغْفِرَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾

جو آدمی مومن مردوں اور عورتوں کیلئے اللہ سے بخشش مالگے تو اللہ تبارک و تعالیٰ ہر مومن مرد اور عورت کے بد لے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں۔ [مجمع الزوائد کتاب التوبۃ باب الاستغفار للمؤمنین والمؤمنات رقم الحدیث (۱۷۵۹۸) و قال رواه الطبرانی و استادہ حسن]

## ”رضائی الہی کے حصول کا ذریعہ“

انسان پر دنیوی خواہشات کا اس قدر غلبہ ہے کہ اللہ رب العزت کی رضا کو حاصل کرنے کی بجائے مخلوق خدا کی رضا کیلئے ہر وقت کوشش رہتا ہے۔ حالانکہ اللہ تبارک و تعالیٰ سے روگردانی کر کے مخلوق کے درپے ہونے والے ہمیشہ نامرادی لوٹے ہیں لیکن پھر بھی دنیا کی عارضی چاشنی انسان کو رضاۓ الہی کے

حصول سے دور رہنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ تاہم ایسا مسلمان جو صفات پارسانہ سے متصف ہو وہ ہر وقت رضاۓ الہی کے حصول کو مقدم رکھتا ہے خواہ دنیا سے کچھ حاصل ہو یا نہ ہو۔ پھر تین سو تک بس نہیں بلکہ اپنے خالق و مالک حقیقی کو راضی کرنے کیلئے ذہیر سارے اعمال صالحی بھی بجالاتا ہے۔ ان نیک اعمال میں باری تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کا ذریعہ غیر ممکن نہ توبہ و استغفار کو بھی قرار دیا ہے۔ درج ذیل حدیث نبوی ﷺ بھی اسی بات کی طراشارة کر رہی ہے۔

(سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

**{إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَفْرَحَ بِتُوبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْهُ بِضَالِّهِ إِذَا وَجَدَهَا}**

یقیناً اللہ عز وجل تم میں سے کسی آدمی کی توبہ سے اس بندے سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جو اپنی گم شدہ سواری کے ملنے پر خوش ہوتا ہے۔ [ابن ماجہ کتاب الزهد بباب ذکر التوبہ رقم الحدیث (۴۲۲۳)] آقا علیؑ کے اس فرمان عالی شان سے معلوم ہوا کہ ایسا بندہ جو اللہ رب العالمین سے مانگنے والا ہو۔ اس کے آگے قوبہ کرنے والا ہو۔ باری تعالیٰ کو بہت زیادہ محبوب ہے اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوتے ہیں: ہر میرے مسلمان بھائی کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرے تاکہ رضاۓ الہی کا مستحق نہ ہر کے۔

### ”بلندی درجات کا ذریعہ“

(سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

**{إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَرْفَعُ الدَّرَجَاتَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ يَا رَبَّ أَنِّي لِيْ هَذِهِ فَيَقُولُ يَا سَتِّغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ}**

اللہ عز وجل (اپنے) نیک بندہ کے درج کو جنت میں بلند فرمائیں گے وہ کہے گا اے میرے رب یہ درجہ میرے لیے کہاں سے ہے اللہ پاک فرمائیں گے تیری اولاد نے تیرے لیے استغفار کیا ہے (اس وجہ سے ہے) (امجمع الزوائد کتاب التوبہ باب استغفار الولد رقم الحدیث (۱۷۵۹۵) مسند احمد (۲) ۵۰۹) نبی مکرم ﷺ کی اس بیماری حدیث سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ جب اولاد اپنے فوت شد، والدین سلسلے بخشش کی دعا کرے تو اللہ بتارک و تعالیٰ جنت میں اس کے والدین کو درجات عطا فرماتے ہیں۔

لیکن اس فضیلت و شرف کو حاصل کرنا جب عی ممکن ہو سکتا ہے کہ آدمی دنیا میں رہ کر خود بھی استغفار ہے۔ عظیم وظیفہ کو لازم پکڑے اور اپنی اولاد کو بھی اس کی تلقین کرے تاکہ اس کے مرنے کے بعد وہ اس کے لیے استغفار کرے۔

## ”حصول جنت کا ذریعہ“

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحاً عَسِيَ رَبُّكُمْ أَن يُكْفِرَ عَنْكُمْ  
سَيِّئَاتُكُمْ وَيُذْلِكُمْ جَنَاحٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَرُ يَوْمَ لَا يُغْرِي اللَّهُ النَّبِيُّ وَالَّذِينَ  
آمَنُوا مَعَهُ نُورٌ هُمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتَمْ لَنَا نُورًا  
وَأَغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ<sup>۵</sup> (تعریف: ۸)

اے موسیٰ اللہ کے آگے کی اور کچی توبہ کرو امید ہے کہ وہ تمہارے گناہ تم سے دور کر دے گا اور تمہیں باغہائے بہشت میں جن کے نیچے سے نہرس بھتی ہیں داخل کرے گا۔ اس دن اللہ پاک تھی کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوانیں کرے گا۔ (یہکہ ان کا نور ایمان) ان کے آگے اور دامن طرف روشنی کرتا ہوا جل رہا ہو گا اور وہ اللہ پاک سے الجا کریں گے کہ اے پروردگار ہمارا نور ہمارے لیے پورا کراور ہمیں معاف فرمائیں گے تو ہر شی پر قادر ہے۔

باری تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں اولاً اہل ایمان کو توبہ نصوح کا حکم فرمایا۔ ثانیاً اس کی جزا کا ذکر فرمایا۔

## توبہ نصوح کسے کہتے ہیں؟

تو نصوح سے مراد کیا ہے؟ علماء کی اس بارے مختلف توجہات ہیں جن میں چند درج ذیل ہیں۔

(۱) (سیدنا) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تو نصوح سے مراد زبان سے استغفار کرنا، دل سے تادم و پیشان ہونا اور جوارح (اعضاء) سے گناہ کو ترک کرنا ہے۔ (البحر المدید فی تفسیر القرآن الحسید: ۱۶۷)

(۲) ابن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تو نصوح سے مراد اسی توبہ جو اللہ کے باں قبول ہو۔

(البحر المدید فی تفسیر انقرآن الحسید: ۸۷)

(۳) جنید البقدادی پستیغیر ماتے ہیں تو بِ نصوح سے مراد اسکی توبہ ہے کہ جس کے بعد آپ گناہ کو بھول جائیں اور پھر کبھی بھی یاد نہ کریں۔ کیونکہ جو آدمی اللہ تبارک و تعالیٰ سے محبت کرتا ہے۔ وہ اس کے علاوہ کو بھول جاتا ہے۔ (البحر العدید فی تفسیر القرآن المجید: ۸۷)

(۴) ابو بکر الوراق پستیغیر ماتے ہیں تو بِ نصوح سے مراد اسکی توبہ کہ جس کے بعد دنیا تجوہ پر کشادہ ہونے کے باوجود نگہ ہو جائے: جس طرح کہ ان لوگوں کی حالت تمیٰ۔ جو (غزوه توبک) میں پیچھے رہ گئے تھے۔ (البحر العدید فی تفسیر القرآن المجید: ۸۷)

(۵) سعید بن المسیب پستیغیر ماتے ہیں تو بِ نصوح سے مراد اسکی توبہ جس کے ذریعہ تم اپنے آپ کی خیر خواہی کرتے ہو۔ (البحر العدید فی تفسیر القرآن المجید: ۸۷)

پھر توبہ نصوح کے بعد تائین کی جزا کا ذکر کیا کہ انہیں اللہ تبارک و تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا۔  
پھر مزید یہ کہ ان کی خطاؤں کو بھی منادے گا: یعنی توبہ نصوح حصول جنت کا بھی ذریعہ ہے اور مکفرۃ الذنب کا بھی۔

(سیدنا عبداللہ بن بشر رض پستیغیر ماتے ہیں نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

**طَوْبَى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيقَتِهِ إِسْتِغْفَارًا كَثِيرًا**

ایسے آدمی کے لیے ”طوبی“ ہے جو اپنے نام اعمال میں بکثرت استغفار پائے۔ | ابن ماجہ: كتاب الادب بباب الاستغفار رقم الحديث (۳۸۸۶) قال البوصيري هذا استناد صحيح رجال ثقات رواه النسائي في عمل اليوم والليلة عن عمرو بن عثمان به|

فائدہ: طوبی طیب سے ماخوذ ہے اس کا معنی مبارکباد، خوشخبری اور پاکیزہ زندگی وغیرہ کیا گیا ہے البتہ ایک روایت میں ہے کہ ”طوبی شجرة فی الجنة“ طوبی جنت میں ایک درخت ہے۔  
(سنده حسن صحيح الجامع الصغیر رقم ۳۹۱۸)

## ”دل کی صفائی کا ذریعہ“

(سیدنا ابو ہریرہ رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل و برائین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةُ سَوْدَاءُ فِي قَلْبِهِ فَإِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ صَيَقَلَ قَلْبُهُ مِنْهَا وَإِنْ زَادَ رَأْدَتْ حَتَّى تَعْلُوَ قَلْبَهُ فَذِلِّكُمُ الْرَّأْنُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ ((كَلَّا بَلْ رَأَنَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ)

بے شک مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے پھر اگر وہ (گناہ) سے توبہ کرے اس سے پہلو تھی کرے اور استغفار کرے تو اس کا دل (سیاہ نکتہ سے) صاف ہو جاتا ہے اگر مزید گناہ کرے تو سیاہ نکتے بڑھتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کا دل زیگ آؤ د ہو جاتا ہے جس بھی وہ زیگ (سیاہی) ہے جس کا تذکرہ اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں کیا ہے ”وَكَيْمُو يَهُ جُو (اعمال بد) کرتے ہیں ان کا ان کے دلوں پر زیگ بیٹھ گیا ہے۔ (مطوفین: ۱۴) ترمذی کتاب التفسیر باب من سورة المصطفین رقم الحديث (۳۲۳۱) وقال هذا حديث حسن صحيح مسنـد احمد رقم الحديث (۷۹۳۹) ابن ماجـه (رقم الحديث ۴۲۴۴) ابن حبان رقم الحديث (۲۴۴۸) مستدرک حاکم (۵۱۷: ۲)

آقا نبی ﷺ کے اس فرمان ذی شان سے ثابت ہوا کہ گناہ کی وجہ سے بندے کے دل پر سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے: اور اس سیاہی کو ختم کرنے کا طریقہ باری تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرتا ہے۔

## ”دکھوں کا علاج“

(سیدنا) عبد اللہ بن عباس رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(مَنْ لَرِمَ الْأَسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضَيْقٍ مَغْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هُمْ فَرَجًا وَرَزْقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَخْتَبِبُ)

جس نے استغفار کا التراجم کیا اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے لیے ہر ٹکنی سے نکلنے کا راستہ اور یغم سے راحت کا سامان پیدا فرمادے گا اور اسے ایسے مقامات سے رزق مہیا فرمائے گا جس کا اسے وہم و گماں بھی نہ ہو گا۔ [ابو داؤد کتاب الوتر باب فی الاستغفار رقم الحديث (۱۵۱۸) شرح السنہ للبغوی رقم الحديث (۱۲۹۶) مسنـد احمد رقم الحديث (۲۲۳۴) مستدرک حاکم رقم (۷۷۵۱) ابن ماجـه رقم (۳۸۱۹) عن هشام بن عمار به و صححـه الحاکم (۴ / ۲۶۲) وقال الذہبی الحکم ابن مصعب فیہ جهـالہ]

جب انسان اللہ تبارک و تعالیٰ کی مقرر شدہ حدود سے تجاوز کرتا ہے تو دنیوی مصائب و مشکلات و

آلام اس کا مقدر بن جاتی ہیں جیسا کہ اللہ کا قرآن مجید اس بات کی طرف اشارہ کر رہا ہے فرمایا:  
**ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذْنِيْقُهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ**  
**عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ** (الروم : ٣١)

خیکی اور سمندر میں فساد ظاہر ہو گیا اس کی وجہ سے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمایا تاکہ وہ انھیں اس کا کچھ مزہ چکھائے جو انھوں نے کیا ہے تاکہ وہ بازا آ جائیں۔

ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيْكُمْ وَيَغْفُو عَنْ كَثِيرٍ (الشوری : ٣٠)  
 اور جو بھی حجہیں کوئی مصیبت پہنچی تو وہ اس کی وجہ سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور وہ بہت سی حجہیں سے درگزر کر جاتا ہے۔

آقا صلوات اللہ علیہ و سلیمانہ و علی آله و سلم نے ان تمام قسم کی دنیوی مشکلات و آلام دکھوں اور غمتوں سے نجات کا ذریعہ بتلا دیا کہ جو آدمی تو بد استغفار کو لازم پڑتے تو اللہ تبارک و تعالیٰ پر قسم کے دکھاو قسم سے اسے نجات عطا فرمادیں گے۔

### ”برائیاں نیکیوں میں تبدیل“

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِلَّا مَنْ كَانَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ  
 وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا (الفرقان : ٢٠)

مگر وہ آدمی جو توبہ کرے اور ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے پس یہی وہ لوگ ہیں کہ جن کی برائیاں اللہ تبارک و تعالیٰ نیکیوں میں تبدیل کردیتے ہیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ بخشنے والامہربان ہے۔

اس آیت کریمہ سے ماقبل آیات میں اللہ رب العزت نے اہل ایمان کی چند صفات بیان فرمائی ہیں:

(۱) انفاق فی سبیل اللہ میں نہ تو اسراف کرتے ہیں اور نہ ہی بخیلی، (۲) اللہ تبارک و تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کوئی نہیں پکارتے (۳) حق کسی کو قتل بھی نہیں کرتے۔ (۴) زنا کاری بھی نہیں کرتے۔ یہ

منات تو اہل ایمان کی ہیں لیکن اگر کوئی آدمی انشاق فی سبیل اللہ میں اسراف کرے کجھوی کرے غیر اللہ کو بھی پکارے۔ لوگوں کو ناجتن قتل بھی کرے زنا کاریاں بھی کرے تو اس کی سزا آیا ہے۔

چنانچہ ارشاد فرمایا:

**وَمَنْ يَفْعُلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَاماً هُيَ ضَعْفُ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَعْلُدُ فِيهِ**

مُهَانًا (الفرقان: ۱۹، ۲۸)

اور جو یہ کرے گا وہ سخت گناہ کوٹے گا اس کے لیے قیامت کے دن عذاب دکنا کیا جائے گا اور وہ ہمیشہ اس میں ذلیل کیا ہوا رہے گا۔

یعنی اس کی سزا یہ ہے کہ اسے قیامت کے دن دو گناہ عذاب دیا جائے گا اور پھر اس میں ہمیشہ رسوہ ہو کر رہے گا لیکن اس سزا و عذاب سے اس آدمی کو مستغاثی کر دیا جوان نہ کروہ بالآخر ایسیوں کا ارتکاب کرے بلکہ اللہ تبارک و تعالیٰ سے توبہ کرے حقیقی توبہ اور اعمال صالح کرے خداوند عالم عذاب جہنم سے بھی حفظ فرمائیں گے اور اس کی خطاؤں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیں گے۔

حضرت شیخ صدر الدین مشتی اپنی تصنیف لطیف "شرح الاربعین حدیث" میں فرماتے ہیں:  
**(الطَّاعَاتُ كُلُّهَا مُطْهَرَاتُ )** نیکیاں تمام کی تمام (براہیوں) سے پاک کرنے والی ہیں کبھی برائیوں کو سرے سے ختم کر دیتی ہیں جیسا کہ اس فرمان باری تعالیٰ میں اس کی طرف اشارہ ہے:

**إِنَّ الْعَسْنَتِ يُذْهَبُنَ السَّيِّئَاتِ** (ہود: ۱۱۳)

یقیناً نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔

آپ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے آتِیْعُ النَّحَسَةَ تَمْحُهَا (براہی کے بعد) نیکی کروہ (نیکی اسے (براہی کو) منادے گی کبھی برائیاں نیکیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں جیسا کہ اس فرمان باری تعالیٰ میں اس کی طرف اشارہ ہے **إِلَامِنْ تَابَ وَأَمَنَ** (الفرقان: ۷۰) روح البیان فی تفسیر القرآن (۶: ۲۶۲)

## توبہ و استغفار کی متعلق صحابہ کرام ﷺ کی فرمودات

(۱) (سیدنا) حسن بن علیؑ نے اس آیت یقُومِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ

بِرَسِيلِ السَّمَاءِ عَلَيْكُمْ مَنْدَارًا (مود: ۵۲) سے اور وَيُمِدِّذُ كُمْ بِأَمْوَالٍ وَّبَيْنِنَ (نوح: ۱۲) سے یہ مسئلہ اخذ کیا کہ:

{إِنَّ كَثْرَةَ إِلَاسْتِغْفَارِ قَدْ يَجْعَلُهُ اللَّهُ سَبَبًا لِكَثْرَةِ الْوَلَدِ}

بے شک کثرت استغفار کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے کثرت اولاد کے حصول کا ذریعہ تباہ ہے۔

[تفسیر البحر المعحيط (۵: ۳۰۳) دارالكتب العلمیہ سراج منیر (۳: ۹۳) روح البیان فی تفسیر القرآن (۴: ۱۵۸)]

**فائدہ:** رزق دینا نہ دینا اولاد دینا یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے اختیار میں ہے وہ جس کو چاہے بیٹھے دے جس کو چاہے بیٹھاں دے جس کو چاہے دونوں ملا کر دے یا جس کو چاہے کچھ بھی نہ دے اس دنوی زندگی میں جیسی بھی پریشانی ہو۔ مال کی ہو یا اولاد کی ہو انسان کو چاہیے کہ وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف رجوع کرے در بر مخوب کریں نہ کھائے (سیدنا) حسن بن علی رض کے اس اثر سے ثابت ہوتا ہے کہ باری تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے خداوند عالم اس کی تمام قسم کی پریشانیوں کو دور فرمادیں گے:

(۱) (سیدنا) علی کرم اللہ وجہہ فرمایا کرتے تھے:

{مَا أَلَّهَمَ اللَّهُ عَبْدًا إِلَّا سْتَغْفَارٌ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُعَذِّبَهُ}

الله تبارک و تعالیٰ نے کسی بھی بندے پر استغفار کا الہام نہیں کیا کہ پھر اسے عذاب دینے کا ارادہ کر لے۔ (روح البیان فی تفسیر القرآن ۱۰: ۱۷۸)

**فائدہ:** یعنی جسے اللہ تبارک و تعالیٰ استغفار کی توفیق دے دیں پھر اسے عذاب نہیں دیتے۔

(۲) (سیدنا) عبد اللہ بن عباس رض فرماتے ہیں:

{كُلُّ ذَنْبٍ أَصْرَّ عَلَيْهِ الْعَبْدُ كَبِيرٌ وَلَيْسَ بِكَبِيرٍ مَا تَابَ عَنْهُ الْعَبْدُ}

ہر وہ گناہ جس پر بندہ اصرار کرے وہ کبیرہ (گناہ) ہے لیکن جس سے بندہ توبہ کرے وہ کبیرہ نہیں رہتا۔ (روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی ۲: ۶۲) دارالفکر

**”توبہ و استغفار کے متعلق علماء امت کے اقوال“**

محکم دلائل و برائین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(۱) الامام ربان الدین ابو الحسن ابراہیم بن عمر الباقعی (المتوفی ۸۸۵ھ) بیسیغیر ماتے ہیں:

{فَالْتَّوْبَةُ سَبَبٌ طَيِّبٌ لِلْعِيشِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ}

توبہ دنیا اور آخرت میں بہترین زندگی کے (حصول) کا سبب ہے۔

(نظم الدرر فی تناسب الآيات وال سور ۳:۵۰۰)

(۲) اشر الدین محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان الشیری بابی حبان الاندلسی الفزانی

فرماتے ہیں۔

{الْتَّوْبَةُ هِيَ الْمُنْجِيةُ مِنَ النَّارِ وَالَّتِي تَدْخُلُ الْجَنَّةَ} البحر المعheet (۵: ۲۶۲)

توبہ (جہنم) کی آگ سے نجات دلانے والی اور جنت میں داخل کرنے والی ہے۔

(۳) امام قشیری بیسیغیر ماتے ہیں:

{مَنْ وَقَعَتْ لَهُ إِلَى اللَّهِ حَاجَةٌ فَلَمْ يَبْصِلْ إِلَى مُرَادِهِ إِلَّا يُتَقْدِيمُ الْإِسْتِغْفَارِ} ·

جس آدمی کو اللہ تبارک و تعالیٰ سے کوئی حاجت ہو۔ پس ہر گز وہ اپنی مراد کو نہیں پہنچ سکتا مگر یہ کہ استغفار کو (اس سے) مقدم کرے (یعنی پہلے اللہ تبارک و تعالیٰ سے استغفار کرے پھر اس کے بعد باری تعالیٰ کے حضور اپنی حاجت پیش کرے) (نظم الدرر فی تناسب الآيات وال سور ۸: ۱۶۹) السراج

المنیر (۸: ۱۰۹)

(۴) اشیاعا بن علی حنفی بن مصطفی الحنفی الخلوی البروسی (المتوفی ۱۱۲۲ھ) بیسیغیر ماتے ہیں۔

{شَابٌ بِلَا تَوْبَةٍ كَشَجَرٌ بِلَا ثَمَرٍ} {روح البيان فی تفسیر القرآن ۲: ۲۸۷}

”بغیر توبہ کے نوجوان ایسے درخت کی مانند ہے جو بغیر چھل کے ہو“

## سید الاستغفار

شداد بن اویس ذیلیۃ الرحمہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

{اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبُّنِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِيَعْتَبِكَ وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ}

# حَمَانِيں پَبلی کیشِن

## کا مقصد

﴿ اسلام کا پیغام گھر گھر پہنچانا۔ ﴾

﴿ نیک اعمال کی طرف رغبت دلانا۔ ﴾

﴿ شرک کے بث کو توڑنے کے لئے جدوجہد کرنا۔ ﴾

﴿ اسلامی پمپلیٹ اور لٹر پچھواؤ کرت قسم کرنا۔ ﴾

﴿ اشاعتی موادوں کے ساتھ اسلامی احکام سمجھانا۔ ﴾

﴿ معاشرے کو اسلامی رنگ میں رنگنے کے لئے تعلیم و تربیت دینا۔ ﴾

### سلفی ساتھیوں کے لئے خوشخبری

ستے دام میں کپوزنگ اور چھپائی کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

### رابطہ کے لئے

ڈیشان میمن نعمان گارڈن 13-H ابو الحسن اصفہانی روڈ گلشن اقبال کراچی۔

موبائل نمبر : 0333-3030804